وما ارسلناک الا رحمۃ اللعالمین (القرآن)

عیدمیلادالنبی ﷺ کے جواز کے حوالے سے علماء دیوبند کے اقوال پر مشتمل مدلّل رسالہ

تنویر العالَم بمیلاد سید ولد آدم صلی اللہ علیہ وسلم

خادمِ تحریر

سید محمد منور شاہ

بن مظلوم شہید، سید **بخت روئیدار** شموزوی سواتی نقشبندی

0300.3783880

03153166811

حقوق طباعت غیر محفوظ ہیں

نام کتاب..............................تنویر العالَم بمیلاد سید ولد آدم صلی اللہ علیہ وسلم

مصنف..............................سید محمد منور شاہ سواتی نقشبندی

ترتیب وتزئین..............................مصنفِ کتاب

انتساب

بندہ ناچیز کی، طلباء، طالبات وعلماء کرام کی خدمت میں یہ پیار و محبت بھری خدمتِ دین، جو آج، کائنات کے رنگ وبو اور خصوصاً دنیائے علم ومعرفت میں [تنویر العالم بمیلاد سید ولد آدم ﷺ] کے نام سے پہچانی جاتی ہے، سرورکائنات، خاتم النبیین، سید الانبیاء والمرسلین، اکرم الاوّلین والآخرین، حامل لواء الحمد یوم الدّین، اوّل الشافعین والمشفعین، صاحب المقام المحمود بین المحشورین، رحمۃً للعالمین، حبیبِ ربّ العالمین **محمّد رسول اللّٰہ** ﷺ کی ذات بابرکات، اور آپ ﷺ کے وسیلے سے تمام علماء و مشائخ و اساتذہ کرام [۱] خصوصاً ولئی کامل، شیخ العلماء، سیدنا ومرشدنا علامہ مفتی سید **احمد علی شاہ** نقشبندی سیفی [۲] میرے محترم ومکرم برادران وہمشیرہائے دعا گو، سید **جہانداد**، سید **محمد روئیدار**، سید **علی شیر**، سید **محمد شیر**، سیدہ **آسیہ** بی بی، سیدہ **حسنۃ** بی بی، سیدہ **راضیۃ** بی بی، اور میرے پیارے ومحبین فرزندان، سید محمد **صابر شاہ**، سید محمد **مبارک شاہ**، سید **نور علی شاہ**، سید محمد **کامل شاہ**، اور دختر نیک اختر پیاری سیدہ **جویریہ** بی بی، اور میرے بچوں کی امی جان، سیدہ **ام المبارک** بنت عمر زاہد۔ اللہ تعالیٰ ناچیز اور ناچیز کے تمام متعلقین کو اپنی عبادت ورضا کے لئے عمر دراز اور اسبابِ زیست عطا فرمائے۔

گر قبول افتد زہے عز و شرف۔ رحمہم اللہ تعالیٰ ورضی عنہم وعنا بہم

العبد العاصی بانواع المعاصی

سید محمد منور شاہ بن سید بخت روئیدار الشہید المظلوم النقشبندی السواتی

خادم الافتاء والاحادیث النبویہ علی صاحبھا الصلوٰۃ والسلام

الاھداء

پاکستان کی جنت نظیر وادی، ضلع سوات علاقہ شموزئ کے دیہاتوں میں سادگی اور للّٰہیت سے سرشار عبادتِ خداوندی اور تلاوتِ کلامِ الٰہی میں اپنی فانی زندگی کے شب وروز گزارنے والی اس ''**عظیم شخصیت**'' ''**مظلوم شہید**'' قدس اللہ سرہ کے نام، جنہوں نے تاریخ سوات پاکستان کے تاریک دور 2009ء کی قیامت صغریٰ میں حالت تنہائی وکسمپرسی میں جام شہادت نوش فرما کر اپنے مطلوب ومقصود تک پہنچ گئے، اس عظیم ہستی سے میری مراد، **میرے والد محترم**، حضرت سیدنا وابونا، الحاج، المولوی، [**سید بخت روئیدار**] نقشبندی ہیں، جنہیں میں اپنی مادری زبان میں ادب و احترام اور پیار و محبت وعقیدت سے، [**دادا**] کہہ کر پکارا کرتا تھا۔ اور اپنی اس عظیم ''**ماں**، [**ببو**] رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا رحمۃً واسعۃً، ورضی اللہ تعالیٰ عنہما (دونوں اپنے پیچھے، شاگردوں کی ایک کثیر تعداد، صدقہ جاریہ کے طور پر چھوڑ کر دنیا سے کنارہ فرما گئے) کے نام، کہ جن کی تربیت شاقہ اور دعاؤں کی بدولت اور برکت ہی سے، آج ناچیز اس پرفتن دور میں کسی کو ''ا ب ت'' پڑھانے اور چند سطور لکھنے کے قابل بنا، اور ان ہی کی خلوتوں کی اشک ریزیوں نے میرے ڈگمگاتے قلم کو مشکل وقت میں سہارا دیا۔

[چہ خوش رسمے بنا کردند بخاک وخون غلطیدن]

[خدا رحمت کند ایں عاشقان پاک طینت را]

ان کی مرقد پر اللہ تعالیٰ اپنی رحمتوں کی گلفشانی فرمائے۔ [رب ارحمھما کما ربیانی صغیرا]

سید محمد منور شاہ نقشبندی سواتی

[''تنویر العالم بمیلاد سید ولد آدم صلی اللہ علیہ وسلم'' لکھنے والا کون ہے؟]

[**نام**]: سید محمد منور شاہ بن مظلوم شہید، سید بخت روئیدار بن سید عبدالمالک بن سید طوطی بن سید حبیب گل سواتی رحمہم اللہ تعالیٰ۔

[**پیدائش**]: 09 جولائی 1971ء، ضلع سوات، تحصیل بریکوٹ، علاقہ شموزئ تیرنگ۔

[**دنیاوی تعلیم وتربیت**]: نویں جماعت تک اوکھائی میمن اسکول کھارادر، اور میٹرک، 1989ء، پشاور بورڈ کے پی کے۔

[**ابتدائی علوم دینیہ کا حصول**]: 1988 اور 1989ء میں ابتدائی کتب، جامع مسجد کوثر، ذرہ خیلہ شموزئی میں مولانا طوطی دادا رحمہ اللہ، فاضل فتح پور انڈیا سے۔

[**دارالعلوم امجدیہ کراچی**]: میں 1990ء میں داخلہ، مسلسل تین سال، اولیٰ تا ثالثہ، ہر سال جماعت میں پہلی پوزیشن، اور پورے مدرسے میں دوسری، تیسری پوزیشن۔

[**دارالعلوم اسلامیہ سیدعالیہ پیربابابونیر کے پی کے**]: 1993ء تا 1994ء، حضرت سید علی ترمذی المعروف بہ پیربابا رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پر انوار سے متصل، دارالعلوم اسلامیہ سیدعالیہ۔

[**جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور**]: 1995ء کو جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور میں درجہ رابعہ میں داخلہ، ششماہی امتحان میں پہلی پوزیش۔

[**عقد نکاح وشادی**]: اِسی سال 1995ء میں شادی، کی عمر قید بامشقت کی وجہ سے جامعہ نظامیہ لاہور کو چھوڑنا پڑا، اور دوبارہ پیر بابا رحمہ اللہ کے مدرسے میں داخلہ لیا اور تقریباً ڈیڑھ سال وہاں علوم دینیہ کی تحصیل سے علمی تشنگی کو سیراب کرتا رہا۔

[**دارالعلوم اسلامیہ سیدوشریف منگورہ سوات، کے پی کے میں داخلہ**]: 1997ء، میں گورنمنٹ دارالعلوم اسلامیہ سیدوشریف میں داخلہ لیا، درجہ موقوف علیہ کی کتب پڑھی۔

[**دارالعلوم معارف القرآن، لنڈیکس منگورہ سوات**]: دارالعلوم سیدوشریف میں پڑھنے کے

دوران، دارالعلوم معارف القرآن میں حضرت مولانا مولوی رحیم اللہ صاحب اور مولانا فضل الرحمٰن صاحب سے مشکوٰۃ شریف بھی پڑھی۔

[**درس نظامی کی تکمیل: دارالعلوم امجدیہ کراچی میں دورہ حدیث شریف اور شیخ الاسلام مفتی اختر رضا خان رحمہ اللہ کا بخاری شریف کا ابتدائی درس**]:

1998ء کو، ام المدارس دارالعلوم امجدیہ میں دورہ حدیث میں داخلہ لیا، سلسلہ علم کی ابتداء وانتہاء دارالعلوم امجدیہ سے کی۔

[**افتتاح بخاری شریف**]: دارالعلوم امجدیہ، یکم مارچ 1998ء مطابق یکم ذی القعدۃ ۱۴۱۸ھ کو شیخ الاسلام والمسلمین منبع البرکات مفتی اختر رضا خان قادری ازہری رحمہ اللہ نے افتتاح فرمایا، بخاری شریف کے باب اول اور پہلی حدیث کی عبارت ناچیز نے پڑھی۔

[**دورہ حدیث میں پہلی پوزیشن**]: ناچیز نے دورہ حدیث کے سالانہ امتحان میں پہلی پوزیشن حاصل کر کے دارالعلوم امجدیہ میں اپنی جماعت میں ماضی کی سالانہ پوزیشن والی حیثیت کو برقرار رکھا۔

[**اعزازی ڈگری، سند امتیاز**]:

پہلی پوزیشن کے حصول پر دارالعلوم کے دفتر اہتمام سے مفتی اعظم پاکستان مفتی محمد ظفر علی نعمانی رحمہ اللہ مہتمم امجدیہ، اور امجدیہ کے دورہ حدیث کے طلباء کا امتحان لینے کے لئے 31.07.1998ء میں انڈیا سے تشریف فرما، حضرت صدر الشریعہ کے صاحبزادے حضرت علامہ شیخ القرآن والحدیث ثناء المصطفیٰ اعظمی رحمہ اللہ اور تمام مدرسین کے امضاء و دستخط پر مشتمل ایک اعزازی سند سے ناچیز کو نوازا گیا۔ جس کا مضمون درج ذیل ہے۔

الحمدللہ و کفی والصلوٰۃ والسلام علی عبادہ الذین اصطفٰی

امابعد: ششماہی امتحان منعقدہ جولائی ۱۹۹۸ء بمطابق ربیع الاول ۱۴۱۹ھ،

دارالعلوم امجدیہ کراچی، جس میں دورہ حدیث شریف کے طلباء کا امتحان ، مدرسین جامعہ امجدیہ کے علاوہ انڈیا کے مشہور وممتاز عالم دین صاحبزادۂ صدر الشریعۃ ، بدر الطریقہ ، حضرت علامہ شیخ الحدیث ثناء المصطفیٰ اعظمی دامت برکاتہم العالیہ، نے صحیح البخاری شریف، صحیح مسلم شریف اور جامع الترمذی شریف کا امتحان لیا، جبکہ طحاوی شریف (شرح معانی الآثار) اور سنن نسائی شریف کا امتحان حضرت علامہ مولانا افتخار احمد قادری، شیخ الحدیث جامعہ امجدیہ نے اور سنن ابی داؤد شریف کا امتحان حضرت علامہ مفتی عبدالعزیز حنفی رئیس دار الافتاء، دارالعلوم ھذا نے لیا۔ منعقدہ امتحان میں دورۂ حدیث کے طلباء میں، ابوالصابر سید محمد منور شاہ بن سید بخت روئیدار، جن کا تعلق صوبہ سرحد ضلع سوات سے ہے، نے کل چھ سو (۶۰۰) نمبروں میں سے تین سو نوے (۳۹۰) نمبر حاصل کر کے پہلی پوزیشن حاصل کی۔

(درج ذیل علماء ومشائخ نے اپنے دستخط فرما کر ذرہ نوازی فرمائی۔)

افتخار احمد قادری — مختار احمد قادری — ثناء المصطفیٰ اعظمی، انڈیا، وارد حال کراچی

محمد ظفر علی نعمانی — عطاء المصطفیٰ اعظمی — عبدالعزیز حنفی — محمد اسماعیل ضیائی

سید شاہ تراب الحق قادری، ۳۱؍ جولائی ۱۹۹۸ء۔

[دستار بندی]: اور آئندہ سال صفر المظفر 1999ء میں عرس اعلحضرت رحمہ اللہ کے ابرکت موقع پر دستار بندی، جبہ پوشی اور سند فراغت سے نوازا گیا۔ (الحمدللہ حمدا کثیرا)

[التخصّص فی الفقه (افتاء کورس) مدرسہ عربیہ منگورہ سوات]:

دارالعلوم امجدیہ کراچی میں ابتداء (درجہ اولیٰ) ہی سے مفتی اعظم، فقیہ العصر مفتی محمد وقارالدین رضوی رحمہ اللہ کی تربیت وصحبت (دارالافتاء امجدیہ) میں بیٹھ کر تقریباً تین

سال تک فتویٰ نویسی کی سعادت حاصل کی۔ باقاعدہ ایک سالہ تخصّص فی الفقہ (مفتی کورس) 2003ء میں مدرسہ عربیہ راجہ آباد مینگورہ سوات۔

[دارالعلوم خیر المدارس منگورہ سوات]: تخصص فی الفقہ کے سال 2003ء میں جامع المعقول مولانا عبدالرحمٰن ہروی، المعروف ہرات مولوی صاحب سے مدرسہ خیر المدارس مینگورہ سوات میں درج ذیل کتب پڑھی، شرح چغمینی، اقلیدس، تصریح اور خلاصۃ الحساب۔

[التخصص فی التفسیر] (دورہ ہائے تفسیر القرآن المجید):

﴿1﴾ رمضان المبارک 1992ء میں افغانستان وصوبہ کے پی کے، کے استاذ العلماء مولانا کفایت اللہ صاحب، گورنمنٹ دارالعلوم اسلامیہ سیدو شریف سوات۔

﴿2﴾ رمضان المبارک ۱۴۱۳ھ / مارچ 1993ء میں، استاذ العلماء مولانا عالم زیب قادری، دارالعلوم اسلامیہ سیدعالیہ درگاہ پیر بابا رحمہ اللہ بونیر کے پی کے۔

﴿3﴾ مارچ 1994ء میں استاذ العلماء حضرت علامہ مولانا محقق العصر سید محمد یوسف شاہ بندیالوی صاحب، شیخ الحدیث جامعہ شمس العلوم رضویہ کراچی۔

﴿4﴾ جنوری 1995ء، علامہ ابوالفضل محمد فضل سبحان قادری، دارالعلوم قادریہ بغدادہ، مردان

﴿5﴾ 1996ء میں، فضیلۃ الشیخ گوہر رحمٰن، دارالعلوم تفہیم القرآن مردان۔

﴿6﴾ رمضان المبارک ۱۴۱۷ھ / جنوری 1997ء میں، شیخ محمد منیر صاحب، شیخ الحدیث جامعہ حقانیہ سنگوٹہ سوات۔

﴿7﴾ شعبان ۱۴۱۸ھ / دسمبر 1997ء میں، شیخ القرآن والحدیث محمد گل جعفری صاحب نقشبندی، صدر: گورنمنٹ دارالعلوم اسلامیہ سیدو شریف سوات۔

﴿8﴾ رمضان المبارک ۱۴۱۸ھ / جنوری 1998ء میں جامع مسجد بلال، آدم ٹاؤن نارتھ کراچی میں، مصنف علامہ ابوالصالح محمد فیض احمد اویسی صاحب۔

﴿9﴾ جمادی الاولیٰ ۱۴۲۴ھ/جولائی 2003ء میں، شیخ الاسلام علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری نقشبندی، لاہور نے بھی ناچیز کو اپنی طریقت وشریعت کی تمام اسناد عطا فرمائی۔

﴿10﴾ فضیلۃ الشیخ شیخ ابوزکریا عبد السلام رستمی پشاور، رئیس: جمعیت اشاعت التوحید والسنۃ علی منھاج السلف الصالحین۔

﴿11﴾ مفسر قرآن حضرت علامہ مولانا عبدالقیوم قاسمی صاحب کراچی۔

﴿12﴾ یکم جولائی 2013ء کو مدیر الجامعۃ العلیمیۃ الاسلامیۃ حضرت استاذ العلماء، ابوفہیم محمد انوار اللہ صاحب کی طرف سے بھی سند تفسیر عطا ہوئی۔

﴿13﴾ شعبان ورمضان المبارک، ۱۴۴۳ھ اور شعبان ورمضان المبارک ۱۴۴۴ھ، میں حضرت مولانا منظور احمد نعمانی، ظاہر پیر رحیم یار خان، سے مکمل دورہ تفسیر پڑھا۔

﴿14﴾ رمضان المبارک ۱۴۴۴ھ، مولانا عنایت اللہ، دار العلوم مخزن العلوم بنارس کراچی

﴿15﴾ شعبان ورمضان المبارک ۱۴۴۵ھ، میں حضرت مولانا انور شاہ، مولانا عنایت اللہ خان سے جامعہ احسن العلوم کراچی میں نصف آخر پندرہ پاروں کی تفسیر پڑھی۔

[**التخصص فی المیراث**] (دورہ ہائے علم الفرائض، علم میراث) :

﴿1﴾ 1997ء میں شیخ محمد منیر صاحب رحمہ اللہ شیخ الحدیث جامعہ حقانیہ سنگوٹہ سوات کے پی کے، سے سراجی اور اس کی شرح شریفیہ پڑھی۔

﴿2﴾ 2003ء، میں مولانا مفتی اکرام صاحب سواتی زید مجدہ سے، مدرسہ عربیہ راجہ آباد منگورہ میں دوران تخصص فی الفقہ، الجامعۃ الاسلامیۃ العالمیۃ المتحرکۃ پاکستان کے بانی بشیر احمد بگوی صاحب کے طرز پر میراث پڑھی۔

﴿3﴾ فروری 2005ء اور دسمبر 2008ء، میں حضرت علامہ مولانا سعید الرحمٰن صاحب المعروف خطیب صاحب اوگئی مانسہرہ ہزارہ کے پی کے، سے جامعہ طاہریہ اورنگی نمبر۴، کراچی

میں دوبار، دورہ میراث پڑھا۔

﴿4﴾ حضرت مولانا محمد اشفاق صاحب شاہ پوری، پٹھان کالونی کراچی۔

﴿5﴾ شعبان، ۱۴۴۳ھ، مولانا سرتاج امین صاحب، فرنٹیر موڑ مکہ بستی کراچی۔

﴿6﴾ شعبان ورمضان المبارک ۱۴۴۵ھ، مولانا لعل مرجان سے، احسن العلوم کراچی میں۔

[**برصغیر پاک وہند کے متعدد شیوخ سے اجازتِ حدیث**]:

﴿1﴾ 1998ء، بقیۃ السلف حضرت علامہ ثناء المصطفیٰ اعظمی، انڈیا۔

﴿2﴾ 1999ء، استاذ العلماء، شیخ الحدیث، محدث کبیر علامہ ضیاء المصطفیٰ قادری، انڈیا

﴿3﴾ اکتوبر 2000ء میں مفتی عبدالسبحان قادری، دار العلوم قادریہ سبحانیہ کراچی۔

﴿4﴾ 22 نومبر 2001ء، حضرت علامہ محمد حسن حقانی، جامعہ انوار القرآن کراچی۔

﴿5﴾ رمضان المبارک ۱۴۲۲ھ/دسمبر 2001ء میں استاذ العلماء شیخ التفسیر وشیخ الحدیث علامہ غلام رسول سعیدی، دار العلوم نعیمیہ کراچی۔

﴿6﴾ جمادی الاولیٰ ۱۴۲۴ھ/جولائی 2003ء میں، شیخ الاسلام علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری نے برصغیر پاک وہند وعرب ممالک کے شیوخ کی اسناد حدیث مبارک عطا فرمائی۔

﴿7﴾ نمونہ اسلاف قلندر وقت مشفق الطلباء حضرت علامہ مولانا محمد اسماعیل ضیائی رضوی، شیخ الحدیث دار العلوم امجدیہ کراچی۔

﴿8﴾ ربیع الثانی ۱۴۲۹ھ/اپریل 2008ء میں شیخ محمد عبدالحلیم النعمانی، استاذ، قسم التخصص فی علوم الحدیث النبوی الشریف، جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی۔

﴿9﴾ جولائی 2013ء الشیخ الاستاذ ابومحمد فہیم انوار اللہ خان علیمی، شیخ الجامعہ العلیمیۃ الاسلامیۃ کراچی۔

﴿10﴾ 26 اکتوبر 2020ء میں علامہ ابوالفضل محمد فضل سبحان قادری، مردان کے پی کے، نے اپنی طریقت وشریعت کی اسناد، جامع مسجد میمن میں عطا فرمائی۔

﴿11﴾ ۱۵، شعبان المعظم، ۱۴۴۳ھ، کو، شیخ مفتی محمد تقی عثمانی دارالعلوم کراچی نے، دارالعلوم کراچی میں، اپنی تمام مرویات کی اجازت عطا فرمائی، بقولہ: میں آپ کو اپنی تمام مرویات کی اجازت دیتا ہوں۔

﴿12﴾ ۲۶، شعبان المعظم، ۱۴۴۳ھ، شیخ محمد انور بدخشانی، جامعۃ العلوم بنوری ٹاؤن۔

دامت برکاتہم العالیہ ورحمہم اللہ تعالیٰ۔

[**بیعت وخلافت**]: ﴿1﴾ اگست 1990ء میں حضرت علامہ مفتی مناظر اہلسنت پیر طریقت رہبر شریعت سید السادات حضرت پیر سید احمد علی شاہ صاحب نقشبندی سیفی دامت برکاتہم کے دست مبارک پر بیعت کی۔

﴿2﴾ 1992ء میں، دارالعلوم امجدیہ میں طالبعلمی کے دور میں شام کے ایک بزرگ تشریف لائے تھے۔ **الشیخ الدکتور ابراهیم محمد حسن، مفتی محافظه الحسکه حی المطار حلب،** رحمہ اللہ تعالیٰ، انہوں نے بھی ناچیز کو سلسلہ عالیہ نقشبندیہ میں تحریری خلافت نامہ عطا فرمایا، جس کا مضمون درج ذیل ہے۔

الحمدلله و کفی والسلام علی عباده الذین اصطفیٰ وبعدفانی قد اجزت الاخ فی الله الشیخ السید منورشاه نقشبندی فی الطریقة النقشبندیة کما اجازنی والدی وشیخی ،واسأل الله تعالیٰ له التوفیق واوصیه بتقوی الله تعالیٰ .دستخط .

﴿3﴾ سلاسل اربعہ خصوصاً سلسلہ قادریہ رضویہ میں مارچ 2003ء میں، مفتی اعظم پاکستان حضرت علامہ مفتی محمد ظفر علی نعمانی۔

﴿4﴾ جولائی 2003ء میں شیخ الاسلام علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری رحمہ اللہ تعالیٰ نے برصغیر پاک وہند وعرب مشائخ کے تمام سلاسل کی خلافت عطا فرمائی۔

﴿5﴾ 15 جنوری 2019ء، علامہ مفتی محمد اسماعیل ضیائی، رئیس دارالافتاء دارالعلوم امجدیہ کراچی نے بھی ناچیز کو سلسلہ عالیہ قادریہ رضویہ کے اسباق کی اجازت عطا فرمائی۔

﴿6﴾ پیر طریقت شیخ وقت حضرت سید میاں گل جان صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ۔

﴿7﴾ پیر طریقت مرجع الخلائق جناب پائندہ محمد قادری صاحب مدظلہ۔

﴿8﴾ 26 اکتوبر 2020ء میں پیر طریقت رہبر شریعت شیخ القرآن والحدیث علامہ محمد فضل سبحان قادری، نے سلسلہ قادریہ میں اسباق وخلافت عطا فرمائی۔

رحمہم اللہ تعالیٰ ودامت برکاتہم العالیہ

[**حرمین شریفین کی حاضری (حج وعمرہائے متعددہ)**]: ناچیز نے رجب المرجب ۱۴۱۸ھ بمطابق 1997ء میں اپنی والدہ ماجدہ نصیب صالحہ رحمۃ اللہ علیہا، کی معیت میں عمرہ کی سعادت حاصل کی، اور 2002ء بمطابق ۱۴۲۲ھ میں حج بیت اللہ کی سعادت حاصل کی، اور اس کے بعد مرشد کریم کی معیت میں کئی سال بار ہا عمرہ کی سعادت سے مشرف ہوا۔

تقبل الله مناجمیع الاعمال الحسنة ویعفو عن السیئات.

[**تدریسی خدمات: جامعہ امام ربانی مجدد الف ثانی رحمہ اللہ**]

دارالعلوم امجدیہ سے فراغت کے ساتھ ہی 1998ء میں ناچیز نے اپنے پیر و مرشد کے ادارے جامعہ امام ربانی مجدد الف ثانی فقیر کالونی اورنگی ٹاؤن سے پیر ومرشد کی زیر عنایت وسایہ عاطفت میں تدریسی خدمات کا آغاز کیا۔

دارالعلوم حنفیہ نقشبندیہ شموزئی سوات: 1999ء تا 2004ء تک جاری رہا۔

[**دارالعلوم حنفیہ نقشبندیہ فرنٹیئر کالونی بنارس کراچی**]: 2004ء کو جامع مسجد غوثیہ فرنٹیئر کالونی 3 بنارس میں دارالعلوم حنفیہ نقشبندیہ کی بھاگ دوڑ سنبھالی۔ اب اس غوثیہ مسجد والے ادارے میں سیلانی ویلفیئر کے تحت بنین وبنات کا مدرسہ چل رہا ہے۔

[الجامعۃ العلیمیۃ الاسلامیۃ،المرکز الاسلامی کراچی]:2005ء،تاحال 2025ء جاری ہے۔اللہ تعالیٰ استقامت نصیب فرمائے۔

[الجامعۃ المقصودیہ للعلوم الاسلامیہ والعصریہ سرجانی کراچی]:2009ء تامئی،2025ء، جاری وساری ہے۔اللہ تعالیٰ استقامت نصیب فرمائے۔

[مدینۃ العلم اسلامک اکیڈمی (برائے خواتین) بہادرآباد کراچی]:جون 2020ء تا 2025ء جاری وساری ہے۔اللہ تعالیٰ استقامت نصیب فرمائے۔

[**قلمی خدمات**]:الحمدللہ،ناچیز نے تاحال کئی فتاویٰ،کتب ورسائل بزبان پشتو اور اردو لکھے ہیں،ناچیز کی کچھ تالیفات،وتصنیفات وتراجمِ کتب،کے نام درج ذیل ہیں۔

﴿1﴾ **السیف المسلول فی مسئلة یا محمد و یارسول ﷺ**..(اردو،مئی 2001ء)

﴿2﴾ **تحفة المتوسلین بعباده الکاملین**.................(اردو،دسمبر 2001ء)

﴿3﴾ **الحجة التامة فی استحباب القعود فی الاقامة**...(اردو،دسمبر 2001ء)

﴿4﴾ **تنویرعقول الشبان باجتناب اللواطة والمُردان**..(اردو،جنوری 2004ء)

﴿5﴾ **تنویر الغمامة السوداء فی فضیلة العمامة البیضاء**..(اردو،فروری 2004ء)

﴿6﴾ حاشیہ وترجمہ،**تنویر تحقیق المسائل الخمسة**..(مولانا عبدالھادی شاہ منصوری)..(عربی سے اردو،فروری 2004ء)

﴿7﴾ **رفع القلق فی تحقیق الشفق**........................(اردو،جون 2004ء)

﴿8﴾ **اللطف والاحسان فی تعلیم التلامیذ والصبیان**..(اردو،اگست 2004ء)

﴿9﴾ **القول النجیح فی حکم الحُقة والتتن القبیح**.....(اردو،ستمبر 2004ء)

﴿10﴾ **برکات الرحمن فی شھر رمضان**......(اردو،شعبان المعظم 2006ء)

﴿11﴾ **صدائے قُمری در تحقیق قضاء عمری**.......(اردو،جولائی 2006ء)

﴿12﴾ **تطھیر السادات عن اوساخ الزکوٰة**............(اردو،جنوری 2007ء)

﴿13﴾ **تنویر حکم اتیان السواجد لاداء الصلوة فی المساجد**..(اردو،مارچ 2007ء)

﴿14﴾ **تنویر الصدر فی قضاء سنة الفجر**.................(اردو،نومبر 2007ء)

﴿15﴾ تنویرالفتاوٰی ﴿جلداول﴾صفحات.716......طبع 2008ء،بمطابق ۱۴۲۹ھ

﴿16﴾ تنویرالفتاوٰی ﴿جلددوم﴾صفحات:654.......................کمپوزنگ:2010ء

﴿17﴾ تنویرالفتاوٰی ﴿جلدسوم﴾صفحات:630،..................کمپوزنگ:2012ء

﴿18﴾ تنویرالفتاوٰی ﴿جلدچہارم﴾صفحات 630۔..............کمپوزنگ:2014ء

﴿19﴾ تنویرالفتاوٰی ﴿جلدپنجم﴾صفحات 756۔.................کمپوزنگ:2016ء

﴿20﴾ تنویرالفتاوٰی ﴿جلدششم﴾صفحات 546۔...............کمپوزنگ؛2018ء

﴿21﴾ تنویرالفتاوٰی ﴿جلدہفتم﴾صفحات 734۔.................کمپوزنگ:2020ء

﴿22﴾ تنویرالفتاوٰی ﴿جلدہشتم﴾جاری ہے،الحمدللہ۔

﴿23﴾ **دلائل الاجاود فی حکم الجنازة فی المساجد**..(اردو،مئی 2011ء)

﴿24﴾ **کشف الحوب بتحقیق کف الثوب**............(اردو،جون 2011ء)

﴿25﴾ **تنویر الجنان بمتابعة سیدا لانس والجان**.....(اردو،جولائی 2011ء)

﴿26﴾ **کشف التضاد بتحقیق حکم الظاء والضاد**..(اردو،جولائی 2011ء)

﴿27﴾ **التنویر فی تقابل عقائد الدیوبند والپنجپیر**..(اردو،جولائی 2011ء)

﴿28﴾ **حیاة الانبیاء علیھم التحیة والثناء**.............(اردو،اگست 2011ء)

﴿29﴾ **بحث التوسل والوسیلة**.........................(اردو،اگست 2011ء)

﴿30﴾ **بحث النداء لغیر الله**...............................(اردو،ستمبر 2011ء)

﴿31﴾ **بحث الحاضر والناظر**...........................(اردو،ستمبر 2011ء)

۞32۞بحث الاستمداد من الانبياء عليهم الصلوٰة والسلام..(اردو،اکتوبر2011ء)

۞33۞بحث الاستشفاء بتعليق التعاويذ وتبركات الاولياء(اردو،اکتوبر2011ء)

۞34۞بحث حديث لولاک لما خلقت الافلاک...(اردو،نومبر2011ء)

۞35۞بحث سماع الموتیٰ ....(اردو،نومبر2011ء)

۞36۞ آپ ﷺ کی ،قبرانورکاعرش سے افضل ہونا..............(اردو،دسمبر2011ء)

۞37۞تنوير العينين بمدح السبطين الحسنين الكريمين.(اردو،دسمبر2011ء)

۞38۞التحقيق التنوير فی حكم التصوير..............................(اردو)

۞39۞امام احمدرضابریلوی کون تھے؟...(پشتو)

۞40۞تنوير العالم بميلاد سيد ولد آدم ﷺ ....(اردو)

۞41۞القول الانيق فی مسائل الاضحية والتشريق...(اردو،مطبوعہ المقصود)

۞42۞السنن الکبریٰ (چندجلدیں)(للامام البیھقی)......................(عربی سے اردو)

۞43۞ مصنف ابن ابی شیبہ(چندجلدیں)...................................(عربی سے اردو)

۞44۞ عظمت نام مصطفیٰ ﷺ...(فارسی سے اردو)

۞45۞ تربيت السالكين...(پشتو سے اردو)

۞46۞البصائرلمنكری التوسل باهل المقابر(مولاناحمداللہ داجوی)..(عربی سے اردو)

۞47۞شرح الصدور (للامام السيوطی)...........................(عربی سے پشتو)

۞48۞تنوير پشتو ترجمه نحو مير..................................(فارسی سے پشتو)

۞49۞انوار الانتباه فی اثبات نداء يارسول اللهﷺ ....(پشتو سے اردو)

۞50۞ترجمه مظهرالحقائق فی احوال الجبرية.(مولانامحمدروشن)..(پشتو سے اردو)

۞51۞ترجمہ، حكم شريعة الغراء علی من استخف بالعلم والعلماء(اردہ)

۞52۞ترجمه :الحكم الشاق علی عنق العاق..................(پشتو سے اردو)

۞53۞ ”تنویرالسراجی“ ازابتداءتااختتام باب العول.(مئی2023ء شوال۱۴۴۴ھ)

۞54۞ تنویرطریق النجاۃ اردوشرح مقدمۃ المشکوٰۃ۔............(14 /اگست 2024ء)

۞55۞اردوترجمہ،اعلام المؤمنین علی الحق المبین ،تصنیف علامہ سیداحمدشاہ رحمہ اللہ،اخون کلے کبل سوات۔..نومبر 2024ء

۞56۞ تنویرالافتاءومقصودالمفتی ،اردوشرح ،شرح عقودرسم المفتی ۔(جاری ہے)

اللہ رب العزت ناچیزکی خدمات قبول ومنظورفرمائے ،اوردین کی خدمت کا صلہ دارین میں اپنی شان کے مطابق عطافرمائے۔امین۔

خادم العلم واھلہ:

احقرالناس

سیدمحمدمنورشاہ

بن مظلوم شہیدسیدبخت روئیدارالسواتی الشموزوی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ماہ ربیع الاول آپ ﷺ کی ولادت باسعادت کا وہ مبارک مہینہ ہے جس کی آمد سے مسلمانانِ عالم اسلام کے دلوں میں آپ ﷺ کا وہ تصور جو ایک مسلمان اور آپ ﷺ کے امتی ہونے کے ناطے موجود ہوتا ہے کئی گنا زیادہ ہو جاتا ہے، اور بحیثیت ایک مسلمان ربیع الاول کے مہینے میں آپ ﷺ کا تذکرہ اور یاد کو تازہ کرنے اور اسی ذکرِ مصطفی ﷺ سے اپنے قلب واذہان کو معطر اور بابرکت بنانے کے لئے اپنی حسب استطاعت تگ ودو شروع کر دیتا ہے، آپ حضرات نے اندازہ لگایا ہوگا کہ برصغیر پاک وہند کے مسلمان (خواہ جس مسلک ومکتبہ فکر سے وابستہ ہوں) اسی ماہ ربیع الاول میں اپنے اپنے حلقہ احباب میں آپ ﷺ کی ذات بابرکات سے منسوب کوئی نہ کوئی محفل ضرور منعقد کرتے ہیں، مثلاً مسلک بریلوی کے خواص وعوام باقاعدہ قومی وعالمی سطح پر جشن عید میلاد النبی ﷺ کے نام سے محافل منعقد کر کے بارگاہ رسالت میں اپنے عشق ومحبت کا ثبوت پیش کرتے ہیں، جب کہ مسلک دیوبند وغیر مقلدین حضرات بھی اپنے حسب استطاعت اسی مبارک مہینے میں سیرت النبی ﷺ یا حسن قرأۃ کے نام سے محافل کا انعقاد کر کے بارگاہ نبوی ﷺ میں ہدیہ تبریک پیش کرنے میں اپنی سعادت سمجھتے ہیں۔ (الحمدللہ عزوجل)

عزیز دوستو: یہاں تک جو بات معلوم ہوئی یہ تو مسلّمات میں سے ہے کہ آپ ﷺ کا ذکر خیر اور آپ ﷺ سے متعلق تمام اشیاء کا تذکرہ مجموعی طور پر ہر مکتبہ فکر کے مسلمانوں کے ہاں باعث خیر وثواب اور سعادت ہے (جیسا کہ آئندہ صفحات میں درج ہے) بلکہ بعض غیر مسلم اشخاص بھی آپ ﷺ کی مدح سرائی کو دارین کی خوش بختی سمجھتے ہیں (

صلی اللہ علیہ وسلم) اور آپ ﷺ کے ذکر خیر سے حقیقت میں آپ ﷺ کی نہیں بلکہ اپنی مدح کرتے ہیں، اور اس کو منجانب اللہ فضل عظیم سمجھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں اپنے اس محبوب، رحمۃ للعالمین، شفیع المذنبین ﷺ کی مدح سرائی کی توفیق عطا فرمائی کہ آپ ﷺ کسی کی مدح سرائی کے محتاج نہیں، جیسا کہ محبّ صادق فرماتے ہیں۔

ما ان مدحت محمدا ﷺ بمقالتی.

ولکن مدحت مقالتی بمحمد ﷺ

میں نے اپنے کلام سے آپ ﷺ کی مدح (تعریف) نہیں کی بلکہ آپ ﷺ کے ذکر خیر سے اپنے کلام (منہ اور پورے بدن) کی مدح کر کے بابرکت بنادیا۔

آپ ﷺ کی تعریف اور ذکر خیر سے یہی غرض ہوتی ہے ورنہ اگر حقیقت دیکھی جائے تو ہمارا یہ منہ اس قابل نہیں کہ ہم اس (جھوٹ، غیبت، چغلی، گالی گلوچ اور دیگر خلافِ شرع الفاظ اور باتوں کے عادی) منہ سے آپ ﷺ کی مدح سرائی کریں۔

کسی عاشق نے کیا خوب فرمایا۔

ہزار بار بشویم دہن بہ مشک وگلاب......ہنوز نام تو گفتن کمالِ بے ادبیست۔

اگر میں اپنے اس منہ کو ہزار بار مشک وعرقِ گلاب سے دھولوں پھر بھی آپ ﷺ کا نام نامی اسم گرامی لینا بے ادبی ہے۔

بہرحال آپ ﷺ کا ذکرِ خیر اور ایک ساعت ولمحے کے لئے آپ ﷺ کی یاد میں مشغول ہونا دنیا ومافیہا سے بہتر ہونا مسلّمات میں سے ہے، بلکہ بعض اہل صفا (اولیاء اللہ) کا تو یہ عقیدہ اور ایمان رہا ہے کہ اگر آپ ﷺ ان سے ایک لحظہ (لمحہ) کے لئے بھی غائب ہو جاتے تو اپنے آپ کو مسلمان بھی نہیں سمجھتے تھے۔

جیسا کہ علامہ سیوطی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

"قال البارزی: و قد سمع من جماعة من الاولیاء فی زماننا و قبله انهم رأوا النبی ﷺ فی الیقظة حیابعد وفاته. و قال الشیخ عبدالقادر الکیلانی رحمه الله: رایت رسو ل الله ﷺ قبل الظهر الخ. وقال الشیخ ابو العباس المرسی رحمه الله: والله ماصافحت بکفی هذه الارسول الله ﷺ و قال لو حجب عنی رسول الله ﷺ طرفة عین ما عددت نفسی من المسلمین.

(الحاوی للفتاویٰ،ص ۲۴۶،۲۴۵،جلد دوم،تنویرالحلک ،رشیدیہ کوئٹہ)

امام بارزی رحمہ اللہ فرماتے ہیں،اور آپ نے ماقبل اور اپنے زمانے کے اولیاء کی جماعت سے سنا کہ انہوں نے آپ ﷺ کو بعد الوفات بیداری میں زندہ دیکھا ہیں،شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ فرماتے ہیں: میں نے آپ ﷺ کو ظہر سے پہلے دیکھا،شیخ ابوالعباس المرسی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں نے اپنے ہاتھ سے بغیر آپ ﷺ کے کسی اور سے مصافحہ نہیں کیا،اور اگر آپ ﷺ مجھ سے ایک لحہ بھی غائب ہو جائے تو میں اپنے آپ کو مسلمان نہیں سمجھتا۔

یہ اصل میں ان اولیاء اللہ پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک عظیم احسان ونعمت ہے کہ ہر وقت واصلِ نبی ﷺ رہتے تھے،اوراس بات پر یہ اشکال (اعتراض) وارد کرنا جہالت ہی ہے کہ آپ ﷺ کی وفات کے بعد آپ ﷺ کو عالم بیداری میں دیکھنا ممکن نہیں، کیونکہ یہ ان امور میں سے ہے کہ جن کا وقوع ثابت وحق ہے،اور اس حقیقت کو علماء متقدمین و محققین تو کیا اکابر علماء دیوبند بھی مانتے ہیں(اگر چہ دور حاضر کے بعض علماء دیوبند وعوام اس مسئلے سے لاعلمی (جہالت) کی بناء پر انکار کرتے ہیں، بلکہ کبھی کبھی تو اس کو کفر وشرک تک کہتے ہوئے بھی ان کو خوف الٰہی دامن گیر نہیں ہوتی ،(العیاذ باللہ)

اکابر علماء دیوبند کے پیرومرشد حاجی امداداللہ مہاجر مکی قدس سرہ لکھتے ہیں:

رہا اعتقاد کہ مجلس مولد میں حضور پُر نور ﷺ رونق افروز ہوتے ہیں،اس اعتقاد کو کفر وشرک کہنا حد سے بڑھنا ہے کیونکہ یہ امر ممکن عقلاً ونقلاً بلکہ بعض مقامات پر اس کا وقوع بھی ہوتا ہے۔ (کلیات امدادیہ،ص۷۹،دارالاشاعت)

حکیم الامت شیخ اشرف علی تھانوی لکھتے ہیں:

اگر میلاد میں احتمال تشریف آوری کا کیا جائے تو مضائقہ نہیں، کیونکہ عالم خلق مقید بزمان و مکان ہے،لیکن عالم امر دونوں سے پاک ہے، پس قدم رنجہ فرمانا ذات بابرکات کا بعید نہیں۔(امدادالمشتاق،ص۵۶،مکتبہ اسلامیہ لاہور)

علامہ شاہ انورشاہ کشمیری لکھتے ہیں:

ویمکن عندی رویته ﷺ یقظة لمن رزقه الله سبحانه کما نقل عن السیوطی رحمه الله انه راه ﷺ اثنین و عشرین مرةً.

(فیض الباری،ص۲۰۴،جلد اول،حقانیہ پشاور)

میرے نزدیک آپ ﷺ کو عالم بیداری میں دیکھنا ان حضرات کے لئے،جن کو اللہ تعالیٰ اس نعمت سے مشرف فرمائے جائز ہے۔جیسا کہ امام سیوطی رحمہ اللہ سے منقول ہے کہ آپ نے حضور ﷺ کو بائیس مرتبہ حالت بیداری میں دیکھا ہے۔

دوسری جگہ لکھتے ہیں:

والشعرانی رحمه اللّٰه تعالیٰ ایضا کتب انه راه ﷺ و قرأ علیه البخاری فالرؤیة یقظة متحققة و انکا رها جهل.

(فیض الباری،ص۲۰۴،ج اول،ایضا)

امام شعرانی قدس سرہ نے لکھا کہ میں نے حضورﷺ کو بیداری میں دیکھا اور آپﷺ کے سامنے بخاری شریف پڑھی، پس آپﷺ کا بیداری میں دیدار کرنا حق اور ثابت ہے، اور اس سے انکار جہالت ہے۔

[**عزیز قارئین:**]

یہ ہیں وہ مسلّمات اور حقیقت پر مبنی دلائل کہ جن سے معلوم ہوا کہ آپﷺ کا مقام واقعی مخلوقات کے مبلغ العلم سے ماوراء ہے۔

جیسا کہ عاشق صادق امام بوصیری رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

وکیف یدرک فی الدنیا حقیقتہ.. قوم نیام تسلوا عنہ بالحلم

(قصیدہ بردہ شریف، ص۱۱، قدیمی کراچی)

جب کہ دوسرے عاشق صادق رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

لا یمکن الثناء کما کان حقہ

بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر.

آمدم برسر مطلب:

الغرض یہ کہ آپﷺ کے نفس ذِکر ولادت کے باعثِ ثواب ہونے میں کسی کو کلام نہیں، لیکن آج پاک و ہند میں ماہ ربیع الاول کے آتے ہی جو متضاد بیانات وتقریریں شروع ہو جاتیں ہیں، اور بدقسمتی سے مختلف مسالک (مکاتب فکر) کے درمیان بدعت، گمراہی، کفر، شرک اور گستاخ رسولﷺ کی جو فتویٰ بازی شروع ہو جاتی ہے، کیا ہم نے کبھی صدقِ دل سے اس بارے میں سوچا ہے کہ آخر ان مسلمانانِ عالم اسلام (خصوصا پاک و ہند جو ذِکر مصطفیٰ کو دارین کی سرخروئی کا سبب مانتے ہیں) کے درمیان تعصب، حسد، بغض، نفرت اور تشدد کی یہ ہوا کیوں چلنی شروع ہو جاتی ہے؟

میں تو یہی عرض کر سکتا ہوں کہ اس کی سب سے بڑی وجہ یہ معلوم ہوتی ہے کہ آج ہم علماء طبقہ (الا ماشاء اللہ) کسی نہ کسی فکر اور تنظیم پر بِک (فروخت ہو) چکے ہیں، ہمیں کسی مسئلے کے جواز یا عدم جواز سے کام نہیں بلکہ ہمیں کسی بھی اس ادارے کے اغراض و مقاصد سے کام ہے جس میں ہمیں دانہ پانی ملتا ہے (خواہ یہ اغراض اصول دین کے موافق ہوں یا مخالف)، آج اگر ہم کسی ادارے یا تنظیم کے کارکن ہیں تو اس کی وجہ سے ہم ان معمولات کو حق مانیں گے جو وہاں رائج ہوں گے، ہمیں یہ اختیار نہیں دیا جاتا کہ ہم ان معمولات کے خلاف لب کشائی کریں، اگرچہ وہ نفس الامر میں ناحق و باطل ہی کیوں نہ ہوں، لیکن اگر کبھی بھی اس ادارے یا تنظیم سے ہماری وابستگی ختم ہو جائے تو پھر ہم ان ہی کردہ معمولات کو ناجائز، اور جو پہلے ناجائز تھے ان کو جائز اور حق قرار دیتے ہوئے نظر آئیں گے، حالانکہ یہ کوئی لازمی بات نہیں کہ کسی شخص سے اگر خدانخواستہ کچھ خلاف شرع امور صادر ہو جائیں تو اس کے دیگر تمام اقوال واعمال بھی غلط ہوں۔

بریلوی مکتبہ فکر کے اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان محدث بریلوی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

دیوبندیوں کی تمام باتیں غلط اور باطل نہیں۔(بتغییر)

(فتاویٰ رضویہ، ص۴۹۹، ج۱۹، رضا فاؤنڈیشن لاہور)

بلکہ آپﷺ نے خود بنفس نفیس شیطان لعین مردود کو جھوٹا قرار دینے کے باوجود آیۃ الکرسی کی فضیلت کے بیان میں سچا اور صادق قرار دیا۔

حدیث شریف میں ہے:

قال اما انہ صدقک وھو کذوب و تعلم من تخاطب منذ ثلث لیال قلت لا ، قال ذاک شیطان.)(رواہ البخاری)

(مشکوۃ شریف، ص۱۸۵، کتاب فضائل القرآن، قدیمی کراچی)

دوسری وجہ اس اختلاف کی یہ معلوم ہوتی ہے کہ آج کفر وشرک اور بدعت وگمراہی کے فتوے لگانے والے علماء اپنے ان اکابر کی کتابوں سے ناواقف ہیں جن کی طرف اپنے آپ کو منسوب کرنے میں وہ فخر اور خوشی محسوس کرتے ہیں۔

تیسری وجہ یہ معلوم ہوتی ہے کہ آج محفل میلاد جیسی دیگر مذہبی محافل میں جانبین سے افراط وتفریط سرزد ہوجاتی ہے جس کی وجہ سے ایک دوسرے کی ضد میں آکر یا تو فرض، واجب اور لازمی قرار دیتے ہیں (اگرچہ ان محافل میں کیسے ہی خلاف شرع امور کیوں نہ ہوں) جبکہ دوسری طرف سے حرام، بدعت بلکہ شرک قرار دینے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگادیا جاتا ہے۔(**العیاذ باللہ من الافراط و التفریط**)

عزیز قارئین:

محافل میلاد کے حوالے سے مسلک بریلوی کے تو خواص وعوام اس کے جواز کے قائل ہیں، لیکن مسلک دیوبند وغیر مقلدین وغیرہ کے بعض اکابر اور اکثر اصاغر اس (محفل میلاد) کے بدعت، ناجائز اور ممانعت کے قائل ہیں، اب ہمیں اس نکتہ پر غور کرنا ہے کہ علماء دیوبند کے بعض اشخاص محفل میلاد کو کیوں بدعت اور ممنوع قرار دیتے ہیں تاکہ ہم اصل حقیقت اور نفس مسئلہ کو سمجھ جائیں۔

[علماء دیوبند کے ہاں محفل میلاد کے عدم جواز کی وجہ]:

اکابر واصاغر علماء دیوبند کی کتابوں کے مطالعہ سے جو سمجھ میں آرہا ہے وہ یہ ہے کہ ان کے نزدیک محفل میلاد وغیرہ مذہبی محافل کی ممانعت یا بدعت ہونے کی وجہ یہ ہے کہ ان محافل میں بعض جاہلوں کی طرف سے غیر شرعی امور واعمال دیکھے جاتے ہیں، جس کی وجہ سے مانعین ان محافل کو منعقد نہ کرنے ہی میں خیر اور اصلاح دیکھتے ہیں، (اگرچہ علماء دیوبند کی اس تحقیق وفتویٰ پر از روئے دلائل گرفت بھی ہوسکتی ہے کہ کسی جائز عمل میں اگر غیر شرعی

امور کا دخل ہوں تو ان کا اخراج کر کے اصل عمل کو جائز ہی رکھیں گے، ایسا نہیں کریں گے کہ اس غیر شرعی عمل کی وجہ سے سب عمل ہی کو ناجائز یا حرام قرار دیں)

[کسی بھی جائز عمل میں غیر شرعی عمل تمام علماء کے ہاں غلط ہے:]

علماء دیوبند نے محافل میلاد وغیرہ دیگر مذہبی محافل میں جن خرافات، خلاف شرع امور کو برا اور ناجائز قرار دیا ہے ان ہی ناجائز اور غیر شرعی رسم و رواج کو علماء اہلسنت (بریلوی) بھی ناجائز قرار دیتے ہیں، بلکہ اکابر علماء بریلوی نے تو اپنی کتب میں باقاعدہ ان غیر شرعی اعمال کا رد فرما کر امت پر احسان فرما کر ان سے بچنے کے لئے آسانی پیدا فرمائی، لیکن بدقسمتی سے دور حاضر میں کسی بھی مسلک کے علماء (الا ماشاء اللہ) کسی مجبوری کے تحت اپنے اکابر کی غیرت اور عمل کو پس پشت ڈال کر کسی بھی محفل میں کسی کو بھی کسی بھی غیر شرعی کام پر ٹوک نہیں سکتے، اور نہ اس غیر شرعی رسم ورواج سے منع کرسکتے ہیں، کیونکہ آج کل بعض علماء (خاص کر آئمہ مساجد) کے ذہن میں یہ بات ڈال دی جاتی ہے بلکہ امامت سپرد کرتے ہوئے یہ شرط لگادی جاتی ہے کہ امام صاحب (کسی بھی مسجد کے ہو) کو یہ حق حاصل نہیں کہ وہ اپنی کسی تقریر میں ایسی باتیں کرے کہ جو محلے کے کسی فرد کے عمل (خواہ وہ شراب نوشی ہو یا زنا کاری، حرام خوری ہو یا ڈاکہ زنی وغیرہ دیگر حرام کام) سے متصادم ہو، ورنہ اسی دن امام کو مسجد سے باہر نکال دیا جائے۔(الامان الامان)

یہی وجہ ہے کہ دور حاضر کے علماء سے اصلاحی بیانات کے بجائے صرف کفر و شرک اور بدعت و گستاخی کے فتوے ہی سننے میں آتے ہیں، علماء (آئمہ مساجد) اگر اس کو غیرت ہی تصور کرتے ہیں کہ ہم کفر وشرک اور گمراہی و بدعت کے فتوے اس لئے لگاتے ہیں کہ یہ ہمارا فریضہ ہے کہ ہم حق بیان کریں، اور لوگوں کے غلط عمل کو غلط ہی قرار دیں، تو ایسے فتنہ گر مولویوں سے پھر ہم یہ بھی توقع رکھیں گے کہ وہ جس مسلک کے ہوں اور جس مسجد کے

بھی حق گو امام ہو تو اس کو چاہئے کہ اپنی مسجد کے کمیٹی کے اراکین میں جو بھی خلاف شرع کاموں میں ملوث ہو تو ان کا بھی برسر منبر نام لے کر مخاطب کر کے علی الاعلان اس کے غلط کام کا رد کریں، تو واقعی ان کی غیرت غیرت ہی کہلائے گی، لیکن اس بات کی توقع تو کیا وہم وگمان میں بھی نہیں آتا کہ دور حاضر کے آئمہ وعلماء یہ کر گزریں گے۔

(اللھم احفظنا من شرور الفاسقین)

یہی وہ چشم پوشی ہے کہ جس کی وجہ سے آج محفل میلاد، سیرت النبی کانفرنس، عالمی محفل حسن قرأۃ، محفل ختم بخاری شریف اور دستار بندی وغیرہ جیسی عظیم و باعث ثواب محافل میں شرکت کرنے والے اور سننے سنانے والوں کی کیا حالت ہوتی ہے؟ آپ حضرات نے دیکھا ہوگا کہ ان مذہبی محافل کے خصوصی شرکاء، صدور اور مہمانان خصوصی اکثر وہ لوگ ہوتے ہیں کہ جو سال کے اکثر حصے میں بلکہ کبھی تو اسی عظیم دن اور اسی وقت بھی نماز جیسی عظیم نعمت وسعادت سے محروم رہتے ہیں، اور جب ان مذہبی محافل میں تشریف آوری فرماتے ہیں تو کپڑوں کی صفائی کے ساتھ ساتھ اپنے چہرہ مبارک کی بھی بالکل صفایا کر دیتے ہیں ،جس سے وہ داڑھی جیسی عظیم سنت نبوی سے بے نور ومحروم رہ جاتے ہیں، اور ان ہی حضرات میں سے جب کوئی دشمنِ سننِ رسول ﷺ (اگرچہ آج حلقہ خواص وعوام میں وہی لوگ پہنچے ہوئے جانے اور مانے جاتے ہیں جو سنت رسول ﷺ کے سب سے زیادہ دشمن اور تارک ہوتے ہیں، (العیاذ باللہ) تلاوتِ کلام اللہ یا بارگاہ نبوی ﷺ میں گلہائے عقیدت پیش کرنے کے لئے مکر وفریب سے لوگوں اور خاص کر لوگوں کے عطا کرنے والے ہاتھوں کو اپنی طرف متوجہ کرنے کے لئے آنکھیں بند کر کے اور جھوم جھوم کر جو نظارہ پیش کرتے ہیں تو عوام تو عوام خواص بھی داد دیئے بغیر نہیں رہ سکتے (العیاذ باللہ)

اور پھر سب سے بڑھ کر بے باکی اور علماء ومشائخ سے بغض ونفرت اور ان کو اپنے

آپ سے کم تر سمجھنے کا اظہار تو اس وقت ہوتا ہے کہ جب یہ مجانینِ دنیا اسٹیج نشین ہوتے ہیں تو وقت کے جید علماء ومشائخ کی آمد کے باوجود ان کی تعظیم کے لئے اپنی مسند سے اٹھنا بھی گوارا نہیں کرتے، یہ حالت ہوتی ہے آج کی ان بابرکت محافل کی، ان تمام برائیوں اور خامیوں کے باوجود بظاہر حق گو شریک علماء ومشائخ محفل میں آئے ہوئے خواص وعوام کی اصلاح کے بجائے صرف اپنی تقریروں (شعلہ بیانیوں) کا سکہ جمانے کے لئے اسٹیج پر پاؤں مار مار کر اور چیخ چیخ کر حاضرین سے داد تحسین حاصل کرنے ہی میں اپنی کامیابی سمجھتے ہیں۔(افسوس صد افسوس)

حالانکہ چاہئے یہ تھا کہ ایسی بابرکت محافل میں علماء عوام کی اصلاح کریں، ان کو فرائض، واجبات اور سنن تو کیا مستحبات پر بھی عمل کرنے کی تلقین کریں، حرام، مکروہ تو کیا مشتبہات سے بھی بچنے کی تلقین کریں، اور زندگی کے ہر موڑ اور ہر لمحے میں سنتِ نبوی ﷺ سے آراستہ وپیراستہ رہنے کا حکم دیں، لیکن کسی بھی محفل میں یہ باتیں عنقا رہتی ہیں، بلکہ اسلاف کے نقش قدم پر چلنے اور ان کے نام پر مر مٹنے کا دعویٰ کرنے والے دور حاضر کے دنیا و زر اور شکم پرست (نام نہاد علماء، مقررین وواعظین الا ماشاء اللہ) کی عزت کا تو اس وقت جنازہ نکل جاتا ہے کہ جب یہ حضرت صاحب اسٹیج پر رونق افروز ہو اور اس دوران کوئی صاحب جاہ وجلال اور اہل ثروت (اگرچہ سننِ نبوی سے عاری ہو) محفل کی رونق کو دوبالا کرنے کے لئے صاف چہرے سے مغربی تہذیب کا شاہکار بن کر قدم رنجہ فرمائے تو حضرت صاحب (خصوصی مقرر) اپنی مسند پر قرار نہیں پاتا، بلکہ باادب، دست بستہ ان اہل ثروت کی خوش آمدید کے لئے قیام فرمانے میں لذت پاتا ہے۔

شاعر نے کیا خوب فرمایا۔

کفر از کعبہ برخیزد کجا ماند مسلمانی

اسلاف کے نام پر مر مٹنے والوں نے اپنے اسلاف کی غیرت کے واقعات فراموش کر دیئے، کیا یہ مسلّمہ حقیقت نہیں کہ ہمارے اسلاف نے شریعت کے معاملے میں وقت کے خلفاء ووزراء کو بھی معاف نہیں فرمایا، اگر چہ انہوں نے اس کی وجہ سے کافی تکلیفیں برداشت کرنا تو کیا جام شہادت بھی نوش فرمائے۔

اور اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب ﷺ سے بھی فرمایا:

بلغ ما انزل الیک فان لم تفعل فما بلغت رسالته.

اپنے اسلاف میں سے حضرت امام ابو یوسف رحمہ اللہ کا غیرت سے بھرپور واقعہ قارئین کے لئے ہدیہ کر دیتا ہوں تا کہ دور حاضر کے مغربی تہذیب یافتہ اور سنّنِ نبوی سے عاری، زن، زر اور زمین کے پجاریوں کے در در پر حاضری دینے والے اور ان کی خیریت پوچھنے کے بہانے کچھ ملنے کی امید سے آنے جانے والے بظاہر اہل علم (خواہ جس مسلک کے بھی ہوں) کی کچھ غیرت بیدار ہو جائے، اور اپنی عزت وحیثیت کو پہچان کر اپنے آپ ہی میں رہنے کی کوشش کریں، تا کہ کل کو اگر حق گوئی کا مسئلہ پیش آ جائے تو یہ وارثِ رسول ﷺ لوگوں کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر حق کا اظہار کر سکیں، ورنہ ویسے ہی ہم خوار و ذلیل رہ جائیں گے جیسے آج ہیں، اگر اس پر یقین نہیں آ رہا تو اپنی عزت کا اندازہ اس سے لگائیے کہ کوئی اہل علم (علماء میں سے جس مسلک کا بھی ہو) کسی مغربی تہذیب کے دلدادہ کے ساتھ کسی محفل میں شریک ہو جائے، پھر دیکھیں کہ عالم دین کی حیثیت کو فوقیت دی جاتی ہے یا مغربی تہذیب یافتہ کی حیثیت کو۔

آپ ﷺ نے ایسے ہی حضرات کے بارے میں فرمایا جو دنیا داروں کے در در کی ٹھوکریں کھاتے پھرتے ہیں، فرمایا:

قال رسول اللہ ﷺ تعوذوا باللہ من جب الحزن، قالوا:

یارسول اللہ: وماجب الحزن؟ قال: واد فی جهنم تتعوذ منه جهنم کل یوم اربعمائة مرة قیل: یا رسول الله! ومن یدخلها! قال: القراء المراؤون باعمالهم..... وان من ابغض القراء الی الله تعالیٰ الذین یزورون الا مراء.

(مشکوٰۃ، ص۳۸، کتاب العلم، قدیمی)

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب الحزن (غم کے کنویں) سے اللہ کی پناہ مانگو، صحابہ رضی اللہ عنہم نے پوچھا یا رسول اللہ ﷺ غم کا کنواں کیا ہے؟ فرمایا یہ جہنم میں ایک ایسی وادی ہے کہ جہنم خود اس سے روزانہ چار سو مرتبہ پناہ مانگتی ہے، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پوچھا یا رسول اللہ ﷺ اس میں کون داخل ہوں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تکبر کرنے والے قراء، مزید فرمایا: اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں مبغوض ترین (بدترین) وہ قراء (قاری وعلماء) ہیں جو مالدار لوگوں کے پاس آتے جاتے ہیں۔

امام ابو یوسف رحمہ اللہ کا غیرت سے بھرپور سے واقعہ:

ایک دفعہ (جب آپ رحمہ اللہ خلیفہ ہارون رشید کے قاضی القضاۃ (چیف جسٹس تھے) آپ کی عدالت میں فیصلہ کے لئے ایک مدعی آیا، امام نے مدعی (دعویٰ کرنے والے) سے گواہ طلب کیا، مدعی نے گواہوں میں خلیفہ ہارون رشید کے وزیر کا نام پیش کیا، یہ سن کر امام نے فرمایا: وزیر کی گواہی مردود (نا قابل قبول) ہے، اس پر خلیفہ نے امام سے پوچھا کہ حضرت میرے وزیر کی گواہی رد کرنے کی کیا وجہ ہے؟ آپ نے فرمایا: آپ کے وزیر نے ایک دن میرے سامنے آپ سے کہا تھا کہ ''من بندہ توام'' میں آپ کا غلام ہوں، یہ بات اگر وزیر نے سچ کہی ہے تو غلام کی گواہی قبول نہیں، اور اگر وزیر نے صرف

آپ کوخوش کرنے کے لئے کہا ہے تو جھوٹے کی گواہی قبول نہیں کی جاتی، یہ سن کر خلیفہ نے کہا کہ اس فیصلے میں میں خود بھی گواہ ہوں، اس پر امام نے فوراًبلا جھجک فرمایا: کہ خلیفہ وقت کی گواہی مردود (نا قابل قبول) ہے، خلیفہ نے پوچھا: حضرت میری گواہی کیوں رد کر دی گئی؟ امام نے فرمایا کہ آپ جماعت سے نماز نہیں پڑھتے ،خلیفہ نے کہا کہ حضرت اس وقت میں لوگوں کے مسائل وغیرہ حل کرنے میں مشغول رہتا ہوں، امام نے فرمایا:''**لاطاعة لمخلوق فی معصية الخالق** '' اللہ کی نافرمانی میں مخلوق کی اطاعت نہیں کی جاتی، یہ سن کر خلیفہ نے فوراشاہی محل سے متصل مسجد بنوائی، اورامام ومؤذن کومقرر کر کے نماز باجماعت کااہتمام فرمایا۔

عزیز قارئین: یہ ہیں ہمارے اسلاف کہ جن کے ماننے کے لئے ہم گلہ پھاڑ پھاڑ کر ثبوت پیش کرتے ہیں لیکن ان کے نقش قدم پر چلنا تو در کنار ان کی مخالفت کرتے ہوئے ہم نظر آرہے ہیں۔(یاللعجب) اللہ تعالیٰ ہمیں ہدایت پر استقامت نصیب فرمائے

[دینی ومذہبی محافل میں غیرشرعی امور کے بارے میں علماءاہلسنت (بریلوی) کے اقوال]

اب ہم ذیل میں مذہبی محافل میں جوخلاف شرع کام کئے جاتے ہیں ان کی وضاحت علماء اہل سنت (بریلوی) کے حوالے سے نقل کرتے ہیں تا کہ معلوم ہو جائیں کہ اس حوالے سے صرف علماء دیوبند رد نہیں کرتے بلکہ علماء بریلوی بھی اس کے خلاف ہیں۔

شیخ الاسلام مفتی اعظم شاہ محمد مظہر اللہ رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

میلادخوانی بشرطیکہ صحیح روایات کے ساتھ ہو، اور بارھویں شریف میں جلوس نکالنا بشرطیکہ اس میں کسی فعل ممنوع کاارتکاب نہ ہو، یہ دونوں جائز ہیں۔

(فتاویٰ مظہریہ، ص۴۳۶، ج دوم ادارہ مسعودیہ کراچی)

مفتی جلال الدین احمد امجدی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

دینی ومذہبی محافل کے لئے نماز چھوڑنا، فائرنگ کرنا، اختلاط مرد و زن اور گنبد خضراء کا شبیہ (ڈھانچہ) بنانا جائز نہیں۔ زید جماعت چھوڑ کر خاص جماعت کے وقت میلاد شریف پڑھتا ہے تو یہ ناجائز وحرام ہے، اور وہ سخت گنہگار، مستحق عذاب نار ہے کہ جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا واجب ہے اور میلاد پڑھنا مستحب ہے، اور ایک امر مستحب کے سبب واجب چھوڑنا جائز نہیں ہے....اور اس سے میلاد شریف پڑھوانا بھی جائز نہیں ہے کہ وہ بار بار ترک واجب کے سبب فاسق معلن ہے، اور میلاد شریف پڑھوانے میں اس کی تعظیم ہے جب کہ فاسق کی توہین شرعاواجب ہے۔

(فتاویٰ فقیہ ملت، ص۲۷۳،۲۷۴، ج۲، کتاب الحظر والاباحۃ، شبیر برادرز لاہور)

موصوف رحمہ اللہ دوسری جگہ لکھتے ہیں:

جس طرح نویں محرم الحرام کو تعزیہ بنا کر رات بھر عورتوں، مردوں کا میلہ لگانا حرام ہے، اسی طرح گنبد خضراء بنا کر مردوں عورتوں کا (ربیع الاول میں) رات بھر میلہ لگانا پھر اس ڈھانچہ کو لے کر مردوں کے ساتھ جلوس نکالنا بھی ناجائز وحرام ہے، علاوہ ازیں آگے چل کر یہ بھی مروجہ تعزیہ داری کی طرح بہت بڑا فتنہ ہو جائے گا، اور یہ مبارک دن بے ہودہ رسوم اور جاہلانہ وفاسقانہ میلوں کا زمانہ ہو جائے گا، اس لئے اسے بند کیا جائے....لہذا تمام مسلمانوں پر لازم ہے کہ وہ گنبد خضراء کا ڈھانچہ ہرگز نہ بنائیں بلکہ صرف کاغذ، کپڑے یا ٹین پر اس کا عکس تیار کریں.........دن کے جلوس میں بھی عورتوں کو ہرگز نہ شریک ہونے دیں، علماء وخواص اگر انہیں جلوس میں شرکت سے نہیں روکیں

گے تو وہ سخت گنہگار و مبتلاء عذاب نار ہوں گے۔

(فتاویٰ فقیہ ملت، ص۲۹۶، ۲۹۷، ج۲ کتاب الحظر والاباحۃ، شبیر برادرز لاہور)

مفتی محمد وقارالدین رضوی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

کسی بھی موقع پر اس طرح کا فعل یعنی فائرنگ کرنا انتہائی قبیح و مذموم ہے، اس کے ساتھ ساتھ اس میں مال کا ضیاع بھی ہے، اور ربیع الاول شریف کے موقع پر اس کا ارتکاب سخت گناہ کا باعث ہے۔ (وقارالفتاویٰ، ص۱۵۶، ج۱، بزم وقارالدین)

[ڈھول باجے اور مزامیر حرام ہیں]:

ملک العلماء علامہ شاہ محمد ظفرالدین قادری رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

جس جگہ ہو، ہند یا سندھ، ایام اعراس وغیرہ (ایام میلاد و دیگر معمولات، راقم) میں قوالی ہوتی ہے یا طوائف مزین ہو کر باساز و مزامیر رقص و مجرا کیا کرتی ہیں، چونکہ خود ایسی قوالی حرام، حاضرین سب گنہگار ہوتے ہیں، اور ان سب کا گناہ قوالوں پر، اور ان سب کا گناہ ایسا عرس (ومیلاد وغیرہ پروگرامات) کرنے والے پر، بغیر اس کے کہ عرس کرنے والے کے سر قوالوں کا گناہ جانے سے قوالوں پر سے گناہ میں کچھ کمی واقع ہو، یا اس کے اور قوالوں کے ذمے حاضرین کا وبال پڑنے سے حاضرین کے گناہ میں کچھ تخفیف نہ ہو، نہیں بلکہ حاضرین میں ہر ایک پر اپنا پورا گناہ، اور قوالوں پر اپنا پورا گناہ الگ، اور ان سب حاضرین کے برابر جدا، اور ان سب کا مجموعہ ایسا عرس (ومحفل میلاد منعقد) کرنے والے پر، یہ وجہ کہ حاضرین کو عرس (ومحفل میلاد) کرنے والے نے بلایا، اور ان کے لئے اس گناہ کا سامان پھیلایا، اور قوالوں نے انہیں سنایا، اگر وہ سامان نہ کرتا تو یہ ڈھول سارنگی نہ کرتے تو حاضرین اس گناہ میں کیوں پڑتے، اس لئے ان سب کا گناہ قوالوں پر ہوا، پھر قوالوں کے

اس گناہ کا باعث وہ عرس کرنے والا ہوا، وہ نہ کرتا، نہ بلاتا تو یہ کیونکر آتے، بجاتے، لہذا قوالوں کا گناہ بھی اسی بلانے والے پر ہوا۔

(فتاویٰ ملک العلماء، ص۴۵۰، کتاب الحظر والاباحۃ، مکتبہ نبویہ لاہور)

[میلاد شریف وغیرہ کی تقاریر، اجرت مقرر کر کے کرنا ناجائز اور ثواب سے محرومی ہے]

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمہ اللہ میلاد خوانوں کی پیشتر (محفل سے پہلے) تقریر کرنے کی اجرت مقرر کرنے کے بارے میں لکھتے ہیں:

(مجلس میلاد شریف پڑھنے کے لئے پیشتر ٹھہرا لینا کہ ایک روپیہ دو تو ہم پڑھیں گے اور اس سے کم پر نہیں پڑھیں گے) اللہ تعالیٰ عزوجل فرماتا ہے:
ولاتشتروا بایتی ثمناقلیلا یہ ممنوع ہے اور ثواب عظیم سے محرومی مطلق۔
واللہ تعالیٰ اعلم۔ (احکام شریعت، ص۱۶۶، حصہ دوم، شبیر برادرز لاہور)

موصوف رحمہ اللہ دوسری جگہ لکھتے ہیں:

تلاوت قرآنِ عظیم بغرض ایصال ثواب و ذکر شریف میلاد پاک حضور ﷺ ضرور منجملہ عبادات وطاعات ہیں، تو ان پر اجارہ بھی ضرور حرام ومحذور۔

(فتاویٰ رضویہ، ص۴۸۶، ج۱۹، رضا فاؤنڈیشن لاہور)

ملک العلماء شاہ محمد ظفرالدین قادری رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

اجرت پر وعظ کہنے کی نسبت درمختار میں تصریح فرمائی کہ ضلالت وگمراہی و سنتِ یہود ونصاریٰ ہے، درمختار نولکشوری ص۴۳۳ سطر۱۴ پر ہے: **التذکیر علی المنابر للوعظ والاتعاظ سنۃ الانبیاء والمرسلین ولریاسۃ و مال و قبول عامۃ من ضلالۃ الیہود والنصاریٰ،**

(فتاویٰ ملک العلماء، ص۳۱۵، کتاب الحظر والاباحۃ، مکتبہ نبویہ لاہور)

[مذھبی ودینی محافل میں امرد(بے ریش،خوب صورت چہرے والے نابالغ لڑکے)نعت خوانی وغیرہ نہ کریں]

اعلیٰ حضرت محدث بریلوی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

امرد (بے ریش، خوب رولڑکے) سے میلاد (نعت وغیرہ) پڑھوانا ممنوع ہے،امرد کہ اپنی خوبصورتی یا خوش آوازی سے محل اندیشہ فتنہ ہو،خوش الحانی میں اسے بازو بنانے سے ممانعت کی جائے گی،**فان ھذا الشرع المطھر جاء بسد الذرائع واللہ لایحب الفساد** (کیونکہ یہ پاک شریعت (ناجائز) ذرائع کی روک تھام کرتی ہے، اللہ تعالیٰ فتنہ وفساد کو پسند نہیں فرماتا۔ت) منقول ہے کہ عورت کے ساتھ دو شیطان ہوتے ہیں اور امرد کے ساتھ ستر ۷۰.... وہ پڑھنا سننا جو منکراتِ شرعیہ پر مشتمل ہو، ناجائز ہے، جیسے روایات باطلہ وحکایات موضوعہ واشعار خلافِ شرع خصوصا جن میں توہینِ انبیاء وملائکہ علیہم الصلوۃ والسلام ہو کہ آج کل کے جاہل نعت گویوں کے کلام میں یہ بلائے عظیم بکثرت ہے حالانکہ وہ صریح کلمہ کفر ہے۔

(فتاویٰ رضویہ،ص۷۲۱،۷۲۲،ج۲۳،رضافاؤنڈیشن لاہور)

موصوف رحمہ اللہ دوسری جگہ لکھتے ہیں:

(میلادخوان کے ساتھ امرد کو شامل ہونا) نہیں چاہئے۔

(احکام شریعت،ص۲۴۵،حصہ دوم،شبیر برادرز لاہور)

اعلیٰ حضرت محدّث بریلوی رحمہ اللہ سے میلاد کے حوالے سے ایک سوال کیا گیا،جس کا آپ نے جواب عطا فرمایا، دورحاضر کی محافل کی خلاف شروع امور پر مشتمل ہونے کی وجہ سے ناچیز سوال وجواب دونوں کو ذِکر کرنے کی سعادت حاصل کررہا ہے۔

مسئلہ۱۷۳: از بدایون:

کیا فرماتے ہیں علماء کرام ومفتیان عظام اس مسئلہ میں کہ مجلس میلاد حضور خیر العباد علیہ الوف تحیۃ الی یوم التناد میں جو شخص کہ مخالفِ شرع مطہر ہو مثلاً تارکِ صلوۃ ،شارب خمر(شرابی)ہو،داڑھی کترواتا ہو یا منڈواتا ہو،مونچھیں بڑھاتا ہو، بے وضوء، بے ادبی گستاخی سے بروایات موضوعہ تنہا یا دو چار آدمیوں کے ساتھ بیٹھ کر مولود پڑھتا پڑھاتا ہو،اور اگر کوئی مسئلہ بتائے تنبیہ کرے تو استہزاء ومزاح کرے بلکہ اپنے معتقدین کو حکم کرے کہ داڑھی منڈوانے والے رکھانے والوں (داڑھی رکھنے والوں) سے بہتر ہے کیونکہ جیسے رخسار صاف ہوتے ہیں ایسے ہی ان کے دل مثل آئینہ کے صاف وشفاف ہے، ایسے شخص سے مولود شریف پڑھوانا یا اس کو پڑھنا یا منبر ومسند پر تعظیماً بیٹھنا بٹھانا بانئ مجلس و حاضرین وسامعین کا ایسے اشخاص کو بوجہ خوش آوازی کے چوکی پر مولود پڑھنے بٹھانا جائز ہے یا نہیں؟ اور ایسے آدمی سے رب العزت جل مجدہ اور روح حضور فخر عالم ﷺ کی خوش ہوتی ہے یا ناخوش؟ اور پروردگار عالم ایسی مجالس سے خوش ہو کر رحمت نازل فرماتا ہے یا غضب؟ اور حضور اقدس ﷺ ان محافل میں تشریف لاتے ہیں یا نہیں؟ بانیان اور حاضرینِ محافل مستحق رحمت ہیں یا غضب؟

بینوا من الکتاب توجروا عند رب الارباب

الجواب: افعال مذکورہ سخت کبائر ہیں اور ان کا مرتکب اشد فاسق و فاجر مستحقِ عذاب یزدان وغضبِ رحمٰن اور دنیا میں مستوجبِ ہزاراں ذلت وہوان،خوش آوازی خواہ کسی علت نفسانی کے باعث اسے منبر ومسند پر کہ حقیقۃً مسند حضور پر نور سید عالم ﷺ ہے تعظیماً بٹھانا اس سے مجلس پڑھوانا حرام ہے.....روایات

موضوعہ پڑھنا بھی حرام سننا بھی حرام، ایسی مجالس سے اللہ عزوجل اور حضور اقدس ﷺ کمال ناراض ہیں، ایسی مجالس اور ان کا پڑھنے والا اور اس حال سے آگاہی پا کر بھی حاضر ہونے والا سب مستحقِ غضبِ الٰہی ہیں، یہ جتنے حاضریں ہیں سب وبال شدید میں جدا جدا گرفتار ہیں، اور ان سب کے وبال کے برابر اس پڑھنے والے پر وبال ہے اور خود اس کا گناہ اس پر علاوہ، اور ان حاضرین وقاری سب کے برابر گناہ ایسی مجلس کے بانی پر ہے اور اپنا گناہ اس پر طرہ، مثلاً ہزار شخص حاضرین مذکور ہوں، تو ان پر ہزار گناہ، اور اس کذاب (جھوٹے) قاری پر ایک ہزار ایک گناہ، اور بانی پر دو ہزار دو گناہ، ایک ہزار حاضرین کے اور ایک ہزار ایک اس قاری کے اور ایک خود اپنا، پھر یہ شمار ایک ہی بار نہ ہوگا بلکہ جس قدر روایات موضوعہ جس قدر کلمات نا مشروعہ وہ قاری جاہل جری پڑھے گا ہر روایت ہر کلمہ پر یہ حساب وبال وعذاب تازہ ہونا، مثلاً فرض کیجئے کہ ایسے سو کلماتِ مردودہ اس مجلس میں اس نے پڑھے تو ان حاضرین میں ہر ایک پر سو سو گناہ، اور اس قاری علم و دین سے عاری پر ایک لاکھ ایک سو گناہ، اور بانی پر دو لاکھ دو سو گناہ، وقس علی ھذا .... رسول اللہ ﷺ پاک ومنزہ ہیں اس سے کہ ایسی ناپاک جگہ تشریف فرما ہوں، البتہ وہاں ابلیس وشیاطین کا ہجوم ہوگا، والعیاذ باللہ رب العالمین..... یو ہیں وہ کلمہ ملعونہ کہ داڑھی منڈانے والے رکھانے (رکھنے) والوں سے بہتر ہے الخ صاف سنتِ متواترہ کی توہین اور کلمہ کفر ہے۔ والعیاذ باللہ رب العالمین، واللہ سبحانہ و تعالیٰ اعلم وعلمہ جل مجدہ اتم واحکم

(فتاویٰ رضویہ ص۳۴۷، تا۳۶۷ جلد۲۳، رضا فاؤنڈیشن لاہور)

[اکابر علماء دیوبند کے نزدیک محفل میلاد جائز اور مستحب ہے]۔

اب ہم اکابر واصاغر دیوبند کے وہ اقوال نقل کر رہے ہیں کہ جن میں انہوں نے ان محافل میلاد کو جائز، مستحب، باعثِ ثواب، عینِ ایمان اور دارین کی سعادت سمجھا ہے جبکہ بدعات سیئہ اور غیر شرعی امور سے خالی ہو۔

اکابر علماء دیوبند کے پیر ومرشد حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

اس میں تو کسی کو کلام ہی نہیں کہ نفس ولادت شریف حضرت فخر آدم سرور عالم ﷺ موجب خیرات وبرکات دنیوی و اخروی ہے، صرف کلام تعینات وتحقیقات وتقلیدات میں ہے، جن میں بڑا امر قیام ہے، بعض علماء ان امور کو منع کرتے ہیں، **لقولہ علیہ السلام کل بدعة ضلالة**، اور اکثر علماء اجازت دیتے ہیں، **لا طلاق دلائل فضیلة الذکر**، اور انصاف یہ ہے کہ بدعت اس کہتے ہیں کہ غیر دین کو دین میں داخل کر لیا جاوے کہ، **یظهر من التامل فی قوله علیه السلام: من احدث فی امرنا هذا ما لیس منه فهو رد.** الحدیث۔ پس ان تخصیصات کو اگر کوئی شخص عبادت مقصود نہیں سمجھتا بلکہ فی نفسہ مباح جانتا ہے، مگر ان کے اسباب کو عبادت جانتا ہے اور ہیئت مسبب کو مصلحت سمجھتا ہے تو بدعت نہیں، مثلا قیام کو لذاتھا عبادت نہیں اعتقاد کرتا، مگر تعظیم ذِکر رسول اللہ ﷺ کو عبادت جانتا ہے......ایسی حالت میں تخصیص مذموم نہیں، تخصیصاتِ اشغال ومراقبات وتعینات رسوم و مدارس وخانقاہ جات اسی قبیل سے ہیں، اور ان تخصیصات کو قربت مقصود جانتا ہے مثل نماز روزہ کے، تو بے شک اس وقت یہ امور بدعت ہیں، مثلا یوں اعتقاد کرتا ہے کہ اگر تاریخ معین پر مولود نہ پڑھا گیا یا قیام نہ ہوا، یا بخور

وشیرینی کا انتظام نہ ہوا تو ثواب ہی نہ ملا، تو بے شک یہ اعتقاد مذموم ہے، کیونکہ حدود شرعیہ سے تجاوز ہے ....اور اگر ان امور کو ضروری بمعنی واجب شرعی نہیں سمجھتا بلکہ بمعنی موقوف علیہ بعض البرکات جانتا ہے، جیسے بعض اعمال میں تخصیص ہوا کرتی ہے کہ ان کی رعایت نہ کرنے سے وہ اثر خاص مرتب نہیں ہوتا، مثلاً بعض عمل کھڑے ہو کر پڑھے جاتے ہیں اگر بیٹھ کر پڑھیں تو اثر خاص نہ ہوگا، اس اعتبار سے اس قیام کو ضروری سمجھتا ہے، اور دلیل اس توقف کی موجدان اعمال کا تجربہ یا کشف والہام ہے، اسی طرح کوئی عمل مولد کو بہیئت کذائیہ موجب بعض برکات یا آثار کا اپنے تجربے سے یا کسی صاحب بصیرت کے وثوق پر سمجھے، اور اس معنی پر قیام کو ضروری سمجھے کہ یہ اثر خاص بدون قیام نہ ہوگا، اس کو بدعت کہنے کی کوئی وجہ نہیں کہ یہ اعتقاد ایک امر باطن ہے، اس کا حال بدون دریافت کئے ہوئے یقیناً معلوم نہیں ہوسکتا، محض قرائن تخمینہ سے کسی پر بدگمانی اچھی نہیں۔

(کلیات امدادیہ، پہلا مسئلہ مولود شریف کا، ص ۸۷، دارالاشاعت کراچی)

حاجی صاحب رحمہ اللہ اپنا مسلک ومشرب بیان فرماتے ہوئے لکھتے ہیں:

مشرب فقیر کا یہ ہے کہ محفل مولود میں شریک ہوں بلکہ ذریعہ برکات سمجھ کر منعقد کرتا ہوں اور قیام میں لطف ولذت پاتا ہوں، رہا عمل درآمد جو اس مسئلے میں رکھنا چاہئے، وہ یہ ہے کہ ہرگاہ یہ مسئلہ (قیام کا، راقم سواتی) اختلافی اور ہر فریق کے پاس دلائل شرعی بھی ہیں، گو قوت وضعف کا فرق ہو، جیسا کہ اکثر مسائل اختلافیہ فرعیہ میں ہوا کرتا ہے، پس خاص (خواص، علماء ومشائخ، راقم سواتی) کو تو یہ چاہئے کہ جو ان کی تحقیق ہوا ہو اس پر عمل رکھیں، اور دوسرے

فریق کے ساتھ بغض وکینہ نہ رکھیں، نہ نفرت وتحقیر کی نگاہ سے اس کو دیکھیں، نہ تفسیق وتضلیل کریں، بلکہ اس اختلاف کو مثل اختلاف حنفی وشافعی کے سمجھیں۔ (کلیات، ص ۸۰، دارالاشاعت کراچی)

مفتی رشید احمد محدث گنگوہی صاحب لکھتے ہیں:

اگر والد زید صرف اس قدر خواہاں ہے کہ زید تنہا یا کسی ایسی مجلس میں جہاں امور منکرہ نہ ہوں اور کوئی ایسا شخص بھی نہ ہو کہ جن کے ساتھ مجالست وغیرہ نادرست ہے تو ایسی مجالس میں آنحضرت ﷺ کا ذکر میلاد شریف یا آپ ﷺ کے غزوات وعادات وآداب وسنن کا بیان کرے، جو معصیت نہیں ہے عین عبادت ہے اس سے دریغ اور انکار زید کو بلا وجہ شرعی مناسب نہیں ہے۔

(تذکرہ الرشید، ص ۱۶۸، جلد اول، مکتبہ بحر العلوم جونا مارکیٹ کراچی)

مولانا شیخ اشرف علی تھانوی صاحب لکھتے ہیں:

حکایت (۲۷۶) فرمایا: سیوہارہ میں ایک جماعت نے جن میں مسئلہ مولد میں نزاع ہو رہا تھا، مولانا محمد قاسم صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے، کہ اس وقت وہاں تشریف رکھتے تھے، مولود کے بارے میں دریافت کیا تو فرمایا کہ: بھائی نہ تو اتنا برا ہے جتنا لوگ سمجھتے ہیں۔ اور نہ اتنا اچھا (فرض، واجب یا سنت ہے کہ نہ کرنے میں گناہ) ہے جتنا لوگ سمجھتے ہیں۔ یہ حکایت مولوی محمد یحییٰ سیوہاروی سے سنی ہے۔ (ارواح ثلاثہ، ص ۲۸۷، اسلامی اکادمی لاہور)

شیخ موصوف دوسری جگہ لکھتے ہیں:

(۴۴) فرمایا کہ مولد شریف تمامی اہل حرمین کرتے ہیں اسی قدر ہمارے واسطے حجت کافی ہے، اور حضرت رسالت پناہ کا ذکر کیسے مذموم ہوسکتا ہے، البتہ جو

زیادتیاں (مولد شریف کو فرض و واجب ماننا، نہ کرنے والوں پر لعن طعن کرنا، خلاف شرع امور داخل کرنا وغیرہ۔ راقم سواتی) لوگوں نے اختراع کی ہیں نہ چاہئیں، اور قیام کے بارے میں کچھ نہیں کہتا، ہاں مجھ کو ایک کیفیت قیام میں حاصل ہوتی ہے۔ (امداد المشتاق، ص ۵۰، مکتبہ اسلامیہ لاہور)

موصوف آگے لکھتے ہیں:

(۵۵) فرمایا: ہمارے علماء مولد شریف میں بہت تنازع کرتے ہیں، تاہم علماء جواز کی طرف بھی گئے ہیں، جب صورت جواز کی موجود ہے، پھر کیوں ایسا تشدد کرتے ہیں، اور ہمارے واسطے اتباع حرمین کافی ہے۔

(امداد المشتاق، ص ۵۵، مکتبہ اسلامیہ لاہور)

موصوف تھانوی صاحب آگے لکھتے ہیں:

اگر کسی عمل میں عوارض غیر مشروع لاحق ہوں تو ان عوارض کو دور کرنا چاہئے نہ یہ کہ اصل عمل سے انکار کر دیا جائے، ایسے امور سے انکار کرنا خیر کثیر سے باز رکھنا ہے، جیسے قیام مولد شریف اگر بوجہ آئے نام آنحضرت کے کوئی شخص تعظیماً قیام کرے تو اس میں کیا خرابی ہے؟ جب کوئی آتا ہے تو لوگ اس کی تعظیم کے واسطے کھڑے ہو جاتے ہیں، اگر اس سردار عالم و عالمیان (روحی فداہ) کے اسم گرامی کی تعظیم کی گئی تو کیا گناہ ہوا۔

(امداد المشتاق، ص ۸۸، مکتبہ اسلامیہ لاہور)

مفتی محمود حسن گنگوہی لکھتے ہیں:

حضرت نبی اکرم ﷺ کا ذِکر مبارک، خواہ آپ ﷺ کی ولادت شریفہ کا ذکر ہو، خواہ آپ ﷺ کی عادات، نماز، روزہ، حج، جہاد وغیرہ کا ذکر ہو، خواہ آپ

ﷺ کے معاملات خرید و فروخت، قرض و رہن وغیرہ کا ذکر ہو، خواہ آپ ﷺ کی معاشرت، سونے جاگنے، چلنے، پھرنے، بیٹھنے وغیرہ کا ذکر ہو، خواہ آپ ﷺ کے لباس، کرتہ، لنگی، چادر، عمامہ، جبہ وغیرہ کا ذکر ہو، خواہ آپ ﷺ کے جانوروں، اونٹ، گھوڑوں، بکری، خچر وغیرہ کا ذکر ہو، غرض جو چیز بھی آپ سے متعلق ہو اس کا ذِکر کرنا اور اس سے نصیحت لینا بغیر کسی غیر ثابت پابندی کے اور قید (کہ صرف ماہ ربیع الاول ہو، ورنہ عدم ثواب یا گناہ کا حکم لگے گا، وغیرہ، راقم سواتی) کے بلاشبہ موجب برکت ہے، باعث اجر ہے، ذریعہ قربت ہے، تقاضائے ایمان ہے۔

(فتاویٰ محمودیہ، ص ۱۹۷، ج ۱، باب البدعت والرسوم، کتب خانہ مظہری کراچی)

مفتی کفایت اللہ دہلوی لکھتے ہیں:

قول راجح یہ ہے کہ حضور ﷺ کے حالات طیبہ بیان کرنے کے لئے بطور مجلس وعظ کے اجتماع ہو اس میں حضور ﷺ کے کمالات بیان کئے جائیں صحیح روایات بیان کی جائیں اسراف اور دیگر بدعات سے مجلس خالی ہو تو جائز ہے۔

(کفایت المفتی، ص ۱۴۳، ج اول، کتاب العقائد، امدادیہ ملتان)

شیخ خلیل احمد سہارنپوری دار العلوم دیوبند کی طرف بھیجے گئے ایک سوال کے جواب میں لکھتے ہیں، ہم یہاں سوال و جواب دونوں ہدیہ قارئین کرتے ہیں:

سوال: کیا تم (علماء دیوبند) اس کے قائل ہو کہ جناب رسول اللہ ﷺ کا ذکر ولادت شرعاً قبیح سیئہ حرام ہے، یا اور کچھ؟

جواب: حاشا کہ ہم تو کیا کوئی بھی مسلمان ایسا نہیں ہے کہ آنحضرت ﷺ کی ولادت شریفہ کا ذکر بلکہ آپ ﷺ کی جوتیوں کے غبار اور آپ ﷺ کی سواری

کے گدھے کے پیشاب کا تذکرہ بھی قبیح و بدعت سیئہ یا حرام کہے، وہ جملہ حالات جن کو رسول اللہ ﷺ سے ذرا سا بھی علاقہ ہے ان کا ذکر ہمارے نزدیک نہایت پسندیدہ اور اعلیٰ درجہ کا مستحب ہے، خواہ ذکر ولادت شریفہ ہو یا آپ ﷺ کے بول و براز، نشست و برخاست، اور بیداری وخواب کا تذکرہ ہو، جیسا کہ ہمارے رسالہ براہین قاطعہ میں متعدد جگہ بصراحت مذکور اور ہمارے مشائخ کے فتویٰ میں مسطور ہے، چنانچہ شاہ محمد اسحاق صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ دہلوی مہاجر مکی کے شاگرد مولانا احمد علی محدث سہارنپوری رحمۃ اللہ علیہ کا فتویٰ ہم نقل کرتے ہیں تا کہ سب کی تحریرات کا نمونہ بن جائے۔ مولانا سے کسی نے سوال کیا تھا کہ مجلس میلاد شریف کس طریقہ سے جائز ہے اور کس طریقے سے ناجائز؟ تو مولانا نے اس کا جواب لکھا کہ سیدنا رسول اللہ ﷺ کی ولادت شریف کا ذکر صحیح روایات سے ان اوقات میں جو عبادات واجبہ سے خالی ہو، ان کیفیات سے جو صحابہ کرام اور ان اہل قرون ثلاثہ کے طریقے کے خلاف نہ ہوں، جن کے خیر ہونے کی شہادت حضرت نے دی ہے، ان عقیدوں سے جو شرک و بدعت کے موہم نہ ہوں، ان آداب کے ساتھ جو صحابہ کی اس سیرت کے مخالف نہ ہوں، جو حضرت کے ارشاد ''**ما انا علیہ و اصحابی**'' کی مصداق ہے، ان مجالس میں جو منکرات شرعیہ سے خالی ہوں سبب خیر و برکت ہے، بشرطیکہ صدق نیت اور اخلاص اور اس عقیدہ سے کیا جاوے کہ یہ بھی منجملہ دیگر اذکار حسنہ کے ذکر حسن ہے، کسی وقت کے ساتھ مخصوص نہیں، پس جب ایسا ہوگا تو ہمارے علم میں کوئی مسلمان بھی اس کے ناجائز یا بدعت ہونے کا حکم نہ دے گا الخ۔ اس سے معلوم ہوگیا کہ ہم

ولادت شریفہ کے منکر نہیں بلکہ ان ناجائز امور کے منکر ہیں جو اس کے ساتھ مل گئے ہیں........ پس اگر مجلس مولود منکرات سے خالی ہو تو حاشا کہ ہم یوں کہیں کہ ذکر ولادت شریفہ ناجائز اور بدعت ہے، اور ایسے قول شنیع کا کسی مسلمان کی طرف کیوں کر گمان ہوسکتا ہے۔

(المہند علی المفند یعنی عقائد علماء اہل سنت دیوبند، ص ۶۰ تا ۶۳، مکتبہ العلم اردو بازار لاہور)

مفتی محمد شفیع صاحب لکھتے ہیں:

(مولود شریف) اگر بدعت و تعینات مروجہ (کہ بارہ ربیع الاول ہی کو فرض، واجب یا لازمی ہے، کسی اور دن جائز نہیں وغیرہ۔ راقم سواتی) سے خالی ہو تو جائز ہے۔

(امداد المفتین، ص ۱۶۲، کتاب السنۃ والبدعۃ، دارالاشاعت کراچی)

مفتی موصوف دوسری جگہ لکھتے ہیں:

محفل میلاد میں اگر کوئی تاریخ معین اور ضروری (فرض، واجب یا سنت کہ اس تاریخ کے علاوہ جائز نہیں، راقم سواتی) نہ سمجھی جائے، شیرینی و روشنی وغیرہ کو ضروری نہ سمجھے، روایات غلط نہ پڑھیں، نظم پڑھنے والے بے ریش لڑکے نہ ہوں، اور گانے کی طرح نہ پڑھیں، اسی طرح اور دوسری رسوم و بدعت سے خالی ہو تو مضائقہ نہیں، غرض یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا ذکر مبارک جب کہ ان رسوم و بدعت سے خالی ہو تو ثواب اور افضل ہے۔

(امداد المفتین، ص ۱۸۴، کتاب السنۃ والبدعۃ، دارالاشاعت کراچی)

مفتی خیر محمد جالندھری لکھتے ہیں:

اگر کسی مجلس میں ذکر خیر ولادت باسعادت ان تمام منکرات سے خالی ہو تو اس

میں شامل ہونا عین ایمان اور موجب برکت وثواب ہے۔

(خیرالفتاویٰ،ص ۵۸۸،ج ۱،امدادیہ ملتان)

مفتی اعظم دیوبند مفتی عزیزالرحمٰن لکھتے ہیں:

والاحتفال بذکرالولادۃ الشریفه ان کان خالیا من البدعات المروجه فهو جائز بل مندوب کسائر اذکارهﷺ والقیام عند ذکر ولادته الشریفه حاشا لله ان یکون کفرا.

(امدادالفتاویٰ،ص ۳۲۷،ج ۶،کتاب العقائدوالکلام،مکتبہ دارالعلوم کراچی)

آپﷺ کی ولادت باسعادت کی محفل منعقد کرنا جب کہ بدعات (غیر شرعی امور) سے خالی ہو تو جائز تو کیا ویسا ہی مستحب ہے جیسا کہ آپﷺ کی دیگر صفات بیان کرنا،اور آپﷺ کی ولادت باسعادت کے ذکر کے وقت کھڑا ہونا (قیام کرنا) اللہ نہ کرے کہ اس کو کوئی کفر کہے(یعنی یہ کوئی کفر اور بری بات نہیں)

مفتی سید عبدالرحیم لاجپوری لکھتے ہیں:

آنحضرتﷺ کی ولادت شریفہ کا ذکر اور آپ کے موئے مبارکہ،لباس، نعلین شریفین اور آپﷺ کی نشت و برخاست،خوردونوش،نوم و یقظہ وغیرہ کا حال بیان کرنا اور سننا مستحب اور نزول رحمت و برکت کا موجب ہے، جبکہ آنحضرتﷺ کی ذات والا صفات کے ساتھ جس چیز کو بھی تھوڑی بہت مناسبت ہو، جیسے کہ آپﷺ کے نعلین شریفین کی خاک اور آپﷺ کا بول و براز بلکہ آپ کی سواری کے گدھے کے پیشاب و پسینہ کا ذکر بھی ثواب سے خالی نہیں، جب کہ احادیث صحیحہ اور روایات معتبرہ سے ثابت ہو، اور طریقہ ذکر

بھی مطابق سنت ہو............ولادت شریفہ کا ذکر بھی ایک عمل ہے، اس کا صحیح اور درست طریقہ یہ ہے کہ بلا پابندی رواج، اور ماہ و تاریخ کی تعیین (کہ اس تاریخ کو کرنے میں ثواب اور کسی دوسری تاریخ کو کرنے میں عدم ثواب یا گناہ ہوگا وغیرہ۔راقم سواتی) کے بغیر کسی ماہ میں کسی بھی تاریخ میں مجلس وعظ میں یا پڑھنے پڑھانے کے طور پر یا اپنی مجالس میں یا خود بخود آیات قرآنی اور روایات صحیحہ سمیت آنحضرتﷺ کی ولادت شریفہ اور آپﷺ کے صفات و کمالات اور معجزات وغیرہ کو بیان کیا جائے، اور واعظ و مقرر بھی باعمل اور متبع سنت اور سچا عاشق رسول اللہﷺ ہونا چاہئے۔

(فتاویٰ رحیمیہ،ص ۲۷،۳۷،جلد دوم،کتاب السنۃ والبدعۃ،دارالاشاعت کراچی)

شیخ عبدالحق محدث دہلوی کی مستند، معتبر اور بلند پایہ کتاب ''ما ثبت بالسنۃ فی ایام السنۃ'' کا اردو ترجمہ دیوبند مسلک کے عالم دین مولانا اقبال الدین احمد صاحب نے کیا۔ناچیز ان کے ترجمہ شدہ کتاب سے عبارت نقل کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہے۔

شیخ عبدالحق محدث دہلوی لکھتے ہیں:

افضیلت شب ولادت:

سرور عالم کی شب ولادت یقیناً شب قدر سے زیادہ افضل ہے کیونکہ شب ولادت آپﷺ کی پیدائش وجلوہ گری کی شب ہے، اور شب قدر آپﷺ کو عطا کی ہوئی شب ہے۔اور جو رات کہ ظہورات کے سبب سے مشرف کی گئی ہو وہ اس سے زیادہ مشرف و سربلند ہے جو عطیہ و سرفرازی کی وجہ سے معزز بنائی گئی ہو، شب ولادت رسالت مآبﷺ کی افضلیت کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ شب قدر میں صرف آسمان سے فرشتے نازل ہوتے ہیں اور شب

ولادت میں رسول اکرم ﷺ کی ذات عالی کا ظہور ہوا ہے، جن کے پاس
مقرب فرشتے آتے رہتے تھے۔

علاوہ ازیں شب ولادت کی برتری کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ شب قدر کی برتری
وخوبی صرف امت محمدیہ ﷺ کے لئے ہے اور واقعہ بھی یہی ہے کہ ذات
رسالت مآب ﷺ کو اللہ نے تمام جہانوں کے لئے رحمت بنایا ہے اور آپ
ﷺ ہی کی ذات والا صفات کے سبب سے آسمانی اور زمینی تمام مخلوقات کو اللہ
نے عام نعمتیں سرفراز کی ہیں۔

ابولہب کی باندیوں میں سے ثویبہ لونڈی نے ابولہب کو رسول اکرم ﷺ کی
ولادت کی خوشخبری دی جسے سن کر ابولہب نے اپنی اس باندی ثویبہ کو آزاد کردیا،
ابولہب کے مرنے کے بعد اس کے کسی ساتھی نے اسے خواب میں دیکھ کر اس
کا حال پوچھا تو جواب دیا، جہنم میں پڑا ہوں، البتہ اتنا ضرور ہے کہ ہر پیر کی
رات کو عذاب میں تخفیف ہوجاتی ہے، اور اپنی ان دو انگلیوں کی طرف اشارہ
کرتے ہوئے کہا ان انگلیوں سے میں نے اپنی لونڈی ثویبہ کو اس لئے آزاد
کیا تھا کہ اس نے رسول اکرم ﷺ کی ولادت کی خوشخبری دی تھی، اس صلہ میں
ان دونوں انگلیوں سے کچھ پانی پی لیتا ہوں، اور ثویبہ میری وہ آزاد کردہ لونڈی
تھی جس نے رسول اکرم ﷺ کو دودھ بھی پلایا تھا۔

ابن جوزی نے لکھا ہے کہ ابولہب کافر جس کی مذمت قرآن کریم میں وارد ہے
جبکہ اس کو ولادتِ رسول اکرم ﷺ کی خوشی منانے میں اپنی لونڈی ثویبہ کو آزاد
کرنے کا یہ بدلہ ملا ہے کہ وہ دوزخ میں بھی ایک رات کے لئے فرحت و
مسرت سے ہمکنار ہوجاتا ہے تو ان مسلمانوں کے حال پر غور کیا جائے جو آپ

ﷺ کی ولادت باسعادت پر مسرتوں کا اظہار کرتے، اور آپ ﷺ کی محبت
میں بقدر استطاعت خرچ کرتے ہیں۔

مری جان کی قسم! شب ولادتِ رسالت مآب میں اظہار مسرت کے سبب اللہ
تعالیٰ اپنے عام فضل و کرم سے اظہار مسرت کرنے والوں کو جنت کے باغوں
میں داخل کرے گا، مسلمان ہمیشہ سے محفل میلاد النبی ﷺ منعقد کرتے آئے
ہیں، محفل میلاد کے ساتھ ہی دعوتیں دیتے ہیں، کھانے وغیرہ پکواتے اور
غریبوں کو طرح طرح کے تحفہ تحائف تقسیم کرتے، خوشی کا اظہار کرتے، اور دل
کھول کر خرچ کرتے ہیں، نیز ولادت باسعادت پر قرآن خوانی کراتے اور
اپنے مکانوں کو مزین کرتے ہیں، ان تمام افعال حسنہ کی برکت سے ان لوگوں
پر اللہ کی برکتوں کا نزول ہوتا رہتا ہے۔

محفل میلاد النبی ﷺ منعقد کرنے کے خصوصی تجربے یہ ہیں کہ میلاد کرنے
والے سال بھر تک اللہ کی حفظ و امان میں رہتے اور حاجت روائی ومقصود
برآری کی خوشیوں سے جلد تر ہم آغوش ہوتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ ان پر رحمتیں نازل کرتا ہے جو میلاد النبی ﷺ کی شب کو عید مناتے
ہیں، اور جس کے دل میں عناد اور دشمنی کی بیماری ہے وہ اپنی دشمنی میں اور زیادہ
سخت ہوجاتا ہے۔

ابن الحاج نے اپنی مدخل میں محفل میلاد النبی ﷺ میں لوگوں کی بدعتوں،
ناجائز کاموں، حرام سازوں سے گانوں، باجوں کی نہایت سختی سے تردید کی،
اور ان گانوں وغیرہ کو بالکل ناجائز قرار دیا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو نیک نیتی کا ثواب دے، اور سنت کی راہ پر گامزن کرے،

اور اللہ ہی ہمارے لئے کافی اور بہترین مددگار ہے۔

(مومن کے ماہ وسال، ص۸۴تا۸۶، شہر الربیع الاول، دارالاشاعت کراچی)

مفتی محمد شفیع صاحب نے درج بالا کتاب ''مومن کے ماہ وسال'' پر مقدمہ تحریر فرما کر درج بالا مضمون کی توثیق وتائید بھی کی، اور ساتھ ساتھ شیخ محقق کی کتاب کی تعریف اس انداز سے تحریر کی ہے۔

انہیں کتابوں میں سے ایک بہت اہم کتاب ''ماثبت بالسنۃ'' ہے، اس کے مصنف حضرت شیخ عبدالحق صاحب محدث دہلوی کا نام نامی ہی اس کتاب کے مستند، معتبر اور بلند پایہ ہونے کی ضمانت ہے، اہل علم میں وہ کسی تعارف کی محتاج نہیں۔

(مومن کے ماہ وسال، ص۴، مقدمہ از حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب، دارالاشاعت)

شیخ محمد عاشق الٰہی میرٹھی لکھتے ہیں:

ایک دن مولانا محمد حسن مرادآبادی نے دریافت کیا کہ حضرت کیا ذکر ولادت رسول مقبول ﷺ بلا رعایت بدعات مروجہ کتاب میں دیکھ کر بیان کر دینا جائز ہے؟ حضرت (گنگوہی) نے فرمایا کیا حرج ہے؟

اس کے بعد ارشاد فرمایا کہ پیرزادے سلطان جہان نے کہلا کر بھیجا کہ وہ مولود جو جائز ہے پڑھ کر دکھلا دیجئے میں نے کہلا بھیجا کہ یہاں مسجد میں چلے آؤ، مگر انہوں نے عذر کیا کہ عورتیں بھی سننے کی مشتاق ہیں اس لئے مکان میں ہو تو مناسب ہے، میں نے مولوی خلیل احمد کو تاریخ حبیبِ الٰہ مصنفہ مفتی عنایت احمد صاحب مرحوم (کاکوروی مصنف علم الصیغہ، راقم سواتی) دے کر کہا کہ تم ہی جا کر پڑھ دو، وہ تشریف لے گئے تو وہاں دری بچھی ہوئی تھی، صاحب مکان نے

کہا کہ اگر یہ بھی ممنوع ہو تو اس کو بھی اٹھا دوں، مولوی صاحب نے کہا نہیں، آخر مولود شروع ہوا، پہلے آیۃ کریمہ **لقد جاء کم رسول** الخ کا بیان فرمایا، اور حضرت شیخ عبدالقدوس رحمۃ اللہ علیہ کے اقوال وافعال بیان کئے، پھر بدعات مروجہ (جو بدعات وخلاف شرع امور بعض جہلاء محافل میلاد میں کرتے ہیں مثلاً مرد وعورتوں کا اختلاط، میلاد کو بہیئت کذائیہ فرض، واجب یا سنت ماننا، میلاد صرف بارہ ربیع الاول کو جائز اور کارثواب ماننا اور دوسرے دن ممنوع یا کارِ گناہ ماننا وغیرہ، راقم سواتی) کا بیان فرمایا، اور متصوفین زمانہ (جعلی صوفیاء وپیران طریقت جو اصل میں راہزن طریقت وشریعت ہوتے ہیں کہ فرائض وعبادات سے سروکار نہیں اور گانے باجے اور نشے تماشے میں مستغرق ہو کر گمراہی کی محافل سجائے رہتے ہیں۔ راقم سواتی) کی خوب قلعی کھولی، اس کے بعد تاریخ حبیبِ الٰہ سے واقعاتِ ولادت وغیرہ بیان کر کے ختم کر دیا۔

(تذکرۃ الرشید، ص۲۸۴، ج۲، مکتبہ بحرالعلوم جونا مارکیٹ کراچی)

مفتی رشید احمد لدھیانوی، بانی الرشید ٹرسٹ کراچی لکھتے ہیں:

نبی کریم ﷺ کی سیرت وحالات پر مسلمان کو مطلع کرنا اسلام کا اہم ترین فرض ہے اور ساری تعلیماتِ اسلامیہ کا خلاصہ یہی ہے اور اس میں مسلمانوں کی بہبود اور فلاح منحصر ہے، آنحضور ﷺ کی ولادت بڑے سرور اور فرحت کا باعث ہے اور یہ سرور کسی وقت اور محل کے ساتھ مخصوص نہیں بلکہ ہر مسلمان کے رگ وپے میں سمایا ہوا ہے، ابولہب کی لونڈی ثویبہ نے جب آنحضور ﷺ کی ولادت کی خبر ابولہب کو پہنچائی تو اس نے خوشی میں ثویبہ کو آزاد کر دیا، مرنے کے بعد لوگوں نے ابولہب کو خواب میں دیکھا اور اس سے حال دریافت کیا

تو اس نے کہا کہ جب سے مرا ہوں عذاب میں گرفتار ہو مگر دوشنبہ کی شب کو چونکہ میں نے میلاد نبی کی خوشی کی تھی اس لئے عذاب میں تخفیف ہو جاتی ہے، جب ابولہب جیسے بدبخت کافر کے لئے میلاد نبی کی خوشی کی وجہ سے عذاب میں تخفیف ہوگئی تو جو کوئی امتی آپ کی ولادت کی خوشی کرے اور حسب وسعت آپ کی محبت میں خرچ کرے تو کیونکر اعلیٰ مراتب حاصل نہ کرے گا، پس اگر ولادت یا معجزات یا غزوات وغیرہ کا ذکر بطور وعظ و درس بغیر پابندی رسوم کے کرے تو ہزاروں برکتوں کا باعث ہوگا.....غرضیکہ مذکورہ بالا مفسدات سے احتراز کرتے ہوئے اگر محفل میلاد قائم کی جائے تو موجبِ خیر و برکت اور کارِثواب ہے۔

(احسن الفتاویٰ، ص ۳۴۷، ۳۴۸، ج اول، باب ردالبدعات، ایچ ایم سعید کراچی)

مفتی محمد یوسف لدھیانوی لکھتے ہیں:

آنحضرت ﷺ کا ذِکرِ خیر ایک اعلیٰ ترین عبادت بلکہ روحِ ایمان ہے، آپ ﷺ کی زندگی کا ایک ایک واقعہ سرمہ چشمِ بصیرت ہے؟ آپ ﷺ کی ولادت، آپ ﷺ کی صغرسنی، آپ ﷺ کا شباب، آپ ﷺ کی بعثت، آپ ﷺ کی دعوت، آپ ﷺ کا جہاد، آپ ﷺ کی قربانی، آپ ﷺ کا ذِکر و فکر، آپ ﷺ کی عبادت و نماز، آپ ﷺ کے اخلاق و شمائل، آپ ﷺ کی صورت و سیرت، آپ ﷺ کا زہد و تقویٰ، آپ ﷺ کا علم و خشیت، آپ ﷺ کا اٹھنا بیٹھنا، چلنا پھرنا، سونا جاگنا، آپ ﷺ کی صلح و جنگ، خفگی و غصہ، رحمت و شفقت، تبسم و مسکراہٹ، الغرض آپ ﷺ کی ایک ایک ادا اور ایک ایک حرکت و سکون امت کے لئے اسوہ حسنہ اور اکسیر ہدایت ہے، اور اس کا

سیکھنا سکھانا، اس کا مذاکرہ کرنا، دعوت دینا امت کا فرض ہے۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

اسی طرح آپ ﷺ سے نسبت رکھنے والی شخصیات اور چیزوں کا تذکرہ بھی عبادت ہے، آپ ﷺ کے احباب و اصحاب، ازواج و اولاد، خدام و عمال، آپ ﷺ کا لباس و پوشاک، آپ ﷺ کے ہتھیاروں، آپ کے گھوڑوں، خچروں اور ناقہ کا تذکرہ بھی عین عبادت ہے، کیونکہ یہ دراصل ان چیزوں کا تذکرہ نہیں بلکہ آپ ﷺ کی نسبت کا تذکرہ ہے۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

آنحضرت ﷺ کی سیرت طیبہ کو بیان کرنے کے دو طریقے ہیں۔

۱۔ یہ کہ آپ ﷺ کی سیرت طیبہ کے ایک ایک نقشے کو اپنی زندگی کے ظاہر و باطن پر اس طرح آویزاں کیا جائے کہ آپ ﷺ کے ہر امتی کی صورت و سیرت، چال ڈھال، رفتار و گفتار، اخلاق و کردار، آپ ﷺ کی سیرت کا مرقع بن جائے اور دیکھنے والوں کو نظر آئے کہ یہ محمد رسول اللہ ﷺ کا غلام ہے۔

۲۔ طریقہ یہ ہے کہ جہاں بھی موقع ملے آنحضرت ﷺ کے ذِکرِ خیر سے ہر مجلس و محفل کو معمور و معطر کیا جائے، آپ ﷺ کے فضائل و کمالات اور آپ ﷺ کے بابرکت اعمال و اخلاق اور طریقوں کا تذکرہ کیا جائے، اور آپ ﷺ کی زندگی کے ہر نقش قدم پر مر مٹنے کی کوشش کی جائے، سلف صالحین صحابہ و تابعین اور آئمہ ہدیٰ رضی اللہ عنہم ان دونوں طریقوں پر عامل تھے، وہ آنحضرت ﷺ کی ایک ایک سنت کو اپنے عمل سے زندہ کرتے تھے، اور ہر محفل و مجلس میں آپ ﷺ کی سیرت طیبہ کا تذکرہ کرتے تھے، آپ نے سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا یہ واقعہ سنا ہوگا کہ ان کے آخری لمحاتِ حیات میں ایک

نوجوان ان کی عیادت کے لئے آیا، واپس جانے لگا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: برخوردار: تمہاری چادر ٹخنوں سے نیچی ہے، اور یہ آنحضرت ﷺ کی سنت کے خلاف ہے، ان کے صاحبزادے سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو آنحضرت ﷺ کی سیرت طیبہ کے اپنانے کا اس قدر شوق تھا کہ جب حج پر تشریف لے جاتے تو جہاں آنحضرت ﷺ نے اپنے سفر حج میں پڑاؤ کیا تھا وہاں اترتے، جس درخت کے نیچے آرام فرمایا تھا، اس درخت کے نیچے آرام کرتے، اور جہاں آنحضرت ﷺ فطری ضرورت کے لئے اترتے تھے، خواہ تقاضا نہ ہوتا تب بھی وہاں اترتے، اور جس طرح آنحضرت ﷺ بیٹھے تھے اس کی نقل اتارتے، رضی اللہ عنہ۔

یہی عاشقان رسول تھے (صلی اللہ علیہ وسلم) جن کے دم قدم سے آنحضرت ﷺ کی سیرت طیبہ صرف اوراق و کتب کی زینت نہیں رہی بلکہ جیتی جاگتی زندگی میں جلوہ گر ہوئی، اور اس کے بوئے عنبرین نے مشام عالم کو معطر کیا، صحابہ کرام اور تابعینِ عظام رضی اللہ عنہم بہت سے ایسے ممالک میں پہنچے جن کی زبان نہیں جانتے تھے، نہ وہ ان کی لغت سے آشنا تھے، مگر ان کی شکل وصورت، اخلاق وکردار اور اعمال ومعاملات کو دیکھ کر علاقوں کے علاقے اسلام کے حلقہ بگوش اور جمالِ محمدی ﷺ کے غلام بے دام بن گئے، یہ سیرت نبوی کی کشش تھی، جس کا پیغام ہر مسلمان اپنے عمل سے دیتا تھا۔
صلی اللہ علیہ وسلم

(اختلاف امت اور صراط مستقیم، ص ۶۰ تا ۶۱، حصہ اول، دارالاشاعت کراچی)

مفتی محمد فرید صاحب صدیقی نقشبندی، مفتی اعظم وسابق شیخ الحدیث دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ

نوشہرہ لکھتے ہیں:

(جلوس عید میلاد النبی ﷺ) جائز ہے جبکہ منکرات (خلاف شرع امور) سے خالی ہو۔ (فتاویٰ فریدیہ، ص ۳۱۵، ج ۱، کتاب السنۃ والبدعۃ)

الحاصل یہ کہ وہ تمام دینی اور مذہبی محافل کہ جن میں خلاف شرع امور موجود ہوں تمام مکاتبِ فکر کے علماء کے نزدیک ناجائز اور حرام ہیں، اور ان میں شرکت سے حتی الوسع بچنا چاہئے، اور جن محافل میں خلاف شرع امور نہ ہوں تو وہ تمام مکاتبِ فکر کے علماء کے نزدیک جائز، مستحب، کارِ خیر اور باعثِ ثواب ہیں۔

دعا

اللہ تعالیٰ ہم سب مسلمانوں کو ہدایت پر استقامت نصیب فرمائے اور، سرورِ کائنات، خاتم النبیین، سید الانبیاء والمرسلین، اکرم الاولین والآخرین، حامل لواء الحمد یوم الدین، اول الشافعین والمشفعین، صاحب المقام المحمود بین المحشورین، رحمۃ للعالمین، حبیب رب العالمین محمد رسول اللہ ﷺ کی ذات بابرکات سے محبت نصیب فرمائے۔

العبد الضعیف:

سید محمد منور شاہ سواتی نقشبندی۔